(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصاراللہ

نحن انصاراللہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

Majlis Ansarullah

CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

اپریل 2015ء/جمادی الثانی، رجب 1436ھ شہادت 1394ہش

بیت الفتوح

"ہر احمدی کو سوچنا چاہئے کہ بیعت کے بعد اُس میں کیا تبدیلی آئی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات خدا تعالیٰ کی شناخت، اس کی عبادت، اس کی تعلیمات کے مطابق پنجوقتہ نماز کا قیام ہے"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ:160)

ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصار اللہ اور عبادات و دعاؤں کا رُوحانی پروگرام

حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، ہر جمعرات نفلی روزہ رکھیں۔ انفرادی طور پر نمازِ تہجد اور جماعتی ترقی کیلئے دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ جہاں ممکن ہو جمعہ کو نمازِ تہجد باجماعت کا اہتمام کیا جائے۔ نیز دو نفل روزانہ ادا کر کے غلبہ دین اور اپنی حفاظت کیلئے دعائیں کریں۔ نیز خاص طور پر ان دعاؤں کا کثرت سے وِرد کریں جن کی تحریک جماعت کی جوبلی اور خلافت جوبلی کے موقع پر خلفاء سلسلہ نے فرمائی۔ جن کا ذکر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 30 رمئی 2014ء میں کرتے ہوئے ان میں مزید تین دعاؤں کا اضافہ فرمایا۔

- سورۃ فاتحہ۔ اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔
- دُرود شریف۔ جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کا بہت زیادہ وِرد کریں۔
- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 25)

  اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ! رحمتیں بھیج محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر
- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران:9)

  اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔
- رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرہ:251)

  اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
- اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب مایقول الرجل اذا خاف قومًا)

  اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔
- اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

  میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں جو میرا رب ہے، ہر گناہ سے اور میں اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہوں۔
- رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 556)

  اے میرے خدا! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا! شریر کی شرارت سے مجھے نگاہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔
- رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (آل عمران:148)

  اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔
- یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَ مَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَ اَرِنَا اَیَّامَکَ وَ شَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 426)

اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ آمین

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20رجون 2014ء)

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ انصاراللہ

Majlis Ansarullah
CELEBRATING 1940-2015 | 75 | YEARS

• اپریل 2015ء۔جمادی الثانی، رجب 1436ھ۔شہادت 1394ہش • جلد 47/شمارہ 04 • ایڈیٹر محمود احمد اشرف

فہرست

• روح کے امراض	4	• خدمت دین کو عزت کا موجب سمجھو	25
• سیدھا راستہ	5	• جمعۃ المبارک کی اہمیت و برکات	26
• خلیفۃ اللہ المہدی	5	• ایک واقعہ	28
• عربی کلام	6	• حضرت رسول مقبول ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک	29
• کھانے پینے میں اسراف عبادت میں روک بن جاتا ہے	7	• آئینہ عالم	33
• خطبات ماہ فروری 2015ء	8	• منظوم کلام	34
• ایم ٹی اے	14	• ایک ستارہ جو ڈوب گیا	35
• اسم اعظم۔اللہ تعالیٰ	15	• نتیجہ حسن کارکردگی مجلس انصاراللہ پاکستان	39
• نماز کا قیام۔اہمیت و برکات	21	• مجالس انصاراللہ کی مساعی	40
• عمدہ نمونہ	25	• رزلٹ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی 2014ء	42

فون نمبر 047-6212982
فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب: ansarullahpk.org
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
دفتر: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
ٹائپنگ: فرحان احمد ذکاء
اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر
سالانہ چندہ: 300 روپے
فی پرچہ: 25 روپے

ادار یہ

روح کے امراض

انسان ایک کمزور اور ضعیف مخلوق ہے۔اس کی کمزوری کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ طرح طرح کے امراض کا شکار ہوسکتا ہے اور پھر یہ کہ بسا اوقات وہ اپنے امراض کی تشخیص آسانی سے نہیں کر پاتا۔بہت سی بیماریاں اسے لاحق ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں مگر وہ ان سے بے خبر ہوتا ہے۔اور جب کسی بیماری کا علم ہی نہ ہو تو سوچا جا سکتا ہے کہ اس کا علاج کس قدر مشکل ہوگا۔اس حقیقت کا اطلاق جسمانی امراض پر بھی ہوتا ہے مگر اس سے بہت بڑھ کر روحانی امراض پر ہوتا ہے۔انسان اپنی کم نظری اور کم علمی کے باعث اول تو روح کے وجود سے ہی بے خبر رہتا ہے۔مادی سائنسی علوم سے مرعوب ہو کر وہ روح کے وجود کا ہی انکار کر دیتا ہے۔یہاں روح کے متعلق گہری علمی بحث کرنا مقصود نہیں ہے۔اس قدر بتانا کافی ہے کہ روح کی حالت کے اثرات کو ہر کس و ناکس دیکھ سکتا ہے۔مختلف انسانوں کے مختلف کردار بھی اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہیں۔دنیا میں ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جو چند روپوں کی خاطر اپنے بھائی تک کو قتل کر دیتے ہیں۔اور ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جو مادی دولتوں کو چھوڑ کر نوع انسان کی خدمت میں اپنی زندگی قربان کر دیتے ہیں۔یہ دونوں اپنے جسم کے اعتبار سے انسان ہیں۔مگر کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ایک غبی انسان بھی اس کا جواب نفی میں دے گا۔وہ فوراً یہ کہے گا کہ ایک شیطان ہے اور دوسرا فرشتہ سیرت انسان ہے۔بتانا یہ مقصود ہے کہ یہ فرق روحانی حالتوں کا فرق ہے۔باطنی کیفیات کا فرق ہے۔پہلے شخص کی روح ایسے گہرے اور خوفناک امراض کا شکار ہے جن کے باعث وہ اپنی انسانیت کے مرتبے سے ہی گر گیا ہے۔وہ اسفل السافلین میں جا پڑا ہے۔اور دوسرے کی روح ایسی صحتمند ہے کہ وہ انسان ہوتے ہوئے فرشتہ بن گیا ہے۔روح کے امراض کی یہ انتہائی صورتیں ہیں۔روزمرہ کی زندگی میں ہر انسان کے لیے ہر وقت اہم ترین امر روح کی بیماری یا اس کی صحت ہی ہے۔ایک مرتبہ ایک شخص کسی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔وہ شخص جس پر وہ مسکرا رہا تھا اس قدر غضبناک ہوا کہ اس نے مسکرانے والے کا سر پھاڑ دیا۔یہی واقعہ دو اور اشخاص کے مابین بھی گزرا۔یعنی ان میں سے ایک دوسرے پر مسکرا رہا تھا۔مگر یہاں نتیجہ بالکل مختلف پیدا ہوا۔جس کو دیکھ کر مسکرایا جا رہا تھا اس نے مسکرانے والے سے مسکراتے ہوئے کہا کہ کہا کہ جس بات سے آپ حظ اٹھا رہے ہیں اس میں مجھے بھی شامل کریں۔یہ ایک ہی قسم کے واقعہ کے دو بالکل مختلف ردعمل ہیں جو ظاہر کر رہے ہیں کہ دونوں انسانوں کے باطن مختلف ہیں۔دونوں کی روحانی حالتیں الگ الگ ہیں۔ایک کی روح بدظنی کے شدید مرض کا شکار ہے۔دوسرا اس روحانی مرض سے محفوظ ہے۔یہ واقعاتی دنیا سے تعلق رکھنے والی مثالیں ہیں۔انسان ذرا غور کرے تو وہ اپنے ماحول میں ایسی بے شمار مثالیں دیکھ سکتا ہے جن سے انسانوں کی روحانی حالتوں کی عکاسی ہوتی ہے۔اور یہ پتہ چلتا ہے کہ کس کی روح بیمار ہے۔اور کون کس کس روحانی مرض میں مبتلا ہے جو بے شمار ہیں اور ہر آن ہماری زندگی کو متاثر کر رہے ہیں۔پس روح کے امراض جسمانی امراض کی نسبت بہت گہرے، مخفی اور خطرناک نتائج پیدا کرتے ہیں۔اور مشکل یہ ہے کہ انسان بالعموم ان کی تشخیص بھی نہیں کر پاتا کجا یہ کہ ان کے علاج کی طرف متوجہ ہو۔یاد رکھنا چاہئے کہ روحانی امراض کا اصل علاج روح کے خالق سے تعلق ہے۔اور حقیقی روحانی معالج انبیا، خلفاء اور اہل اللہ ہی ہوتے ہیں۔یہ علاج ان کے دیدار سے ان کی دعاؤں سے اور سب سے بڑھ کر ان کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان کی ایک نظر بڑے بڑے بیماروں اور گناہگاروں کو روحانیت کے بلند مراتب عطا کر دیتی ہے۔ہم سب کو اپنی روحانی صحت کے لیے خواہش کرنے اور اس کے لیے کوشش کرنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔

القرآن

سیدھا راستہ

وَلَمَّا جَآءَ عِيۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ
الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ‌ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۵﴾ (الزخرف 65,64)

اور جب عیسیٰ کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آ گیا تو اس نے کہا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے سامنے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو کھول کر بیان کروں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ پس اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ (ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث نبوی ﷺ

خلیفۃ اللہ المہدی

عَنۡ ثَوۡبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ: فَإِذَا رَأَيۡتُمُوۡهُ فَبَايِعُوۡهُ وَلَوۡ حَبۡوًا عَلَى الثَّلۡجِ فَإِنَّهٗ خَلِيۡفَةُ اللّٰهِ الۡمَهۡدِيُّ۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے گزر کر جانا پڑے تو جاؤ کیونکہ وہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے۔

عربی منظوم کلام

وَمَا الْخیرُ اِلَّا فِیْكَ یَا خَالِقَ الْوَرٰی

لَكَ الْحَمْدُ یَا تُرْسِیْ وَ حِرْزِیْ وَجَوْسَقِیْ
بِحَمْدِكَ یُرْوٰی کُلُّ مَنْ کَانَ یَسْتَقِیْ

اے میری پناہ اور میرے قلعہ! تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بِذِکْرِكَ یَجْرِیْ کُلُّ قَلْبٍ قَدِاعْتَقٰی
بِحُبِّكَ یَحْیٰی کُلُّ مَیْتٍ مُمَزَّقِ

تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مُردہ زندہ ہو جاتا ہے۔

وَبِاسْمِكَ یُحْفَظُ کُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدَا
وَفَضْلُكَ یُنْجِیْ کُلَّ مَنْ کَانَ یُزْبَقِ

اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وَمَا الْخَیْرُ اِلَّا فِیْكَ یَا خَالِقَ الْوَرٰی
وَمَا الْکَهْفُ اِلَّا اَنْتَ یَا مُتَّکَأَ التَّقِیْ

اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین! اور تو ہی پرہیز گاروں کی پناہ گاہ ہے

وَتَعْنُوا لَكَ الْاَفْلَاكُ خَوْفًا وَّهَیْبَةً
وَتَجْرِیْ دُمُوْعُ الرَّاسِیَاتِ وَتَبْثُقِ

اور تیرے آگے خوفزدہ ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں۔

(القصائد الاحمدیہ مترجم صفحہ:259)

کھانے پینے میں
اسراف عبادت میں روک بن جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَاتُسْرِفُوْا۔اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ کہ کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، کیونکہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ کھانے پینے میں اعتدال ہونا چاہئے اور ہر قسم کی حلال اور طیب غذا کھانی چاہئے اور اُس میں بھی اعتدال ہو۔کیونکہ غذا کا اثر بھی انسان کے خیالات اور جذبات پر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھانا انسان کو سست اور کاہل بنا دیتا ہے۔رات کا کھانا زیادہ کھایا ہو تو ایسی گہری نیند آتی ہے کہ انسان صبح فجر کی نماز پہ نہیں اُٹھ سکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے اور یہ تو دوسری جگہ قرآنِ شریف میں بھی ہے کہ غیر مومنوں کی نشانی ہے کہ وہ کھانے پینے کی طرف ہی دھیان رکھتے ہیں، جس طرح صرف جانوروں کا یہ کام ہے کہ کھانا اور پینا اُن کا مقصد ہو، جبکہ مومن کا مقصد بہت بالا ہے۔اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ نے تمام حلال اور طیب چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں لیکن دنیا کا حصول مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ان سے فائدہ ضرور اُٹھائے لیکن یہی مقصد نہ ہو۔بلکہ خدا کی رضا کا حصول مقصد ہو اور یہ اُسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے اسراف نہ کیا جائے، ضرورت سے زیادہ اُن کو سر پر سوار نہ کیا جائے، اُن کو عبادتوں میں روک نہ بننے دیا جائے۔اگر یہ دنیاوی اَکل و شرب، کھانا پینا عبادتوں میں روک بن جائے، دنیاوی لذات عبادت پر غالب آ جائیں تو ایسے اسراف کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اعتدال کے ساتھ ہر کام ہو تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔دنیا کمانے سے خدا تعالیٰ نے نہیں روکا، بلکہ اس بات پر توجہ دلائی ہے کہ مومنین کو اپنے کام کرنے چاہئیں اور پوری توجہ سے کرنے چاہئیں اور وہاں بھی انصاف کرنا چاہئے۔لیکن اگر دنیا کمانا دین کو بھلانے کا باعث بن جائے، نمازوں کی طرف سے توجہ ہٹانے کا باعث بن جائے تو یہ بات پھر انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہے۔خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے اسراف سے بچائے جو خدا تعالیٰ سے دُور کرے۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 593)

خلاصہ خطبات جمعہ فرمودہ حضور انور ماہ فروری 2015ء

(ادارہ اس عنوان کے تحت وقت کی آواز امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطبات کا خلاصہ شروع کر رہا ہے۔ آئندہ شمارہ میں ماہ مارچ کا خلاصہ پیش ہوگا)

مرتبہ: مکرم عبدالسلام شاہد صاحب

خطبہ جمعہ فرمودہ 6 رفروری 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں مطالعہ کتب نماز با جماعت معاندین اور مخالفین کی مخالفتوں اور ان کے انجام کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایمان افروز تذکرہ فرمایا اور احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: علم النفس کی رو سے ڈیبیٹس (Debates) کرنا سخت مضر ہے۔ بلاوجہ ایک مقرر حق میں بولتا ہے، دوسرا خلاف بولتا ہے اس سے بعض دفعہ سوچوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ باتیں بعض دفعہ ایمان میں خرابی کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اچھی بات میں بھی اگر تنقید کی نظر سے، اعتراض کی نظر سے مطلب نکالنے کی کوشش کریں تو وہی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔

نماز با جماعت کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ کس طرح ہمیں نماز با جماعت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ نماز با جماعت کی ایک یہ ترکیب ہے کہ بیوی بچوں کو ساتھ لے کر جماعت کرالی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے مواقع پر جب نماز کے لئے (بیت الذکر) میں نہ جاسکتے تھے تو گھر میں ہی جماعت کرالیا کرتے تھے اور شاذ ہی کسی مجبوری کے ماتحت الگ نماز پڑھتے تھے۔

سلام کا جواب دینے کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا ہمارے ہر عہدیدار کو چاہئے کہ اپنے نمونے قائم کریں۔ سلام کرنے میں پہل کریں۔ ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔

مخالفت کے نتیجہ میں جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ 1903ء سے یہ ترقی حیرت انگیز طریق سے شروع ہوگئی اور بعض دفعہ ایک ایک دن میں پانچ پانچ سو آدمی بیعت کے خطوط لکھتے تھے اور آپ کے پیروانی تعداد میں ہزاروں لاکھوں تک پہنچ گئے۔

حضور انور نے فرمایا آج جو لوگ آنحضرت ﷺ کے متعلق بیہودہ گوئیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسوں کو دنیا میں بھی عبرت کا نشان بناتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا علاج (مومنوں) کو ہاتھ سے یا بندوق سے نہیں کرنا بلکہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرنا

چاہئے۔ہمیں اپنے دردوں کو دعاؤں میں ڈھالنا چاہئے اور ان دنوں میں خاص طور پر دعا کرنی چاہئے۔

حضرت مولوی برہان الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وقت زیارت کی جب آپ کمرے میں تیزی سے ٹہل رہے تھے۔ایک دوست کو اس کا حال بتاتے ہوئے پنجابی میں کہنے لگے کہ جیہڑا کمرے وچ ایناں تیز تیز چلدا اے اس نے کسی دور جگہ ہی جانا ہے۔یعنی جو کمرے میں اس قدر تیز چل رہا ہے اس منزل مقصود بہت دور ہے۔اسی وقت آپ کے دل میں یہ بات جم گئی کہ آپ دنیا میں کوئی عظیم الشان کام کر کے رہیں گے۔پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بچوں کو جلدی کام کرنے اور جلدی سوچنے کی عادت ڈالی جائے۔مگر جلدی سے مراد جلد بازی نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر تیزی سے کام کرنا ہے۔جلد باز شیطان ہے لیکن سوچ سمجھ کر جلدی کام کرنے والا خدا تعالیٰ کا سپاہی ہے۔صرف بچوں کی بات نہیں ہے بڑوں اور عہدیداروں کو بھی اپنے کاموں میں تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم اس مسیح کے ماننے والے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ ان کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔پس ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن بھر گھر کے اندر کام کرتے لیکن روزانہ ایک دفعہ سیر کے لئے ضرور جاتے۔کھلی ہوا کے اندر چلنا پھرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا دماغ کے لئے مفید ہوتا ہے۔فرمایا پس آجکل کھلی فضا میں کھیلنے کی طرف بھی بچوں اور نوجوانوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور توجہ دلانے کی بھی ضرورت ہے اور جامعات کے طلباء کے لئے تو خاص طور پر کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ باہر کھیلنا لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔

سورۃ الانشراح کی آیت نمبر 8-9 کی تشریح میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو اور زیادہ محنت کرو اور اپنے رب کی طرف دوڑ پڑو۔یہ نکتہ ہے جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔تمہارے لئے ان معنوں میں کوئی آرام نہیں جسے دنیا کے لوگ آرام کہتے ہیں۔پس مومن کا کام ہے کہ اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھے۔ایک ہدف کو حاصل کر کے دوسرے ٹارگٹ کی تلاش میں کمربستہ ہو جائے۔اور یہی انفرادی اور قومی ترقی کا نسخہ اور راز ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 13/فروری 2015ء

حضور انور نے فرمایا کہ خوبیاں اور کمزوریاں ہمیشہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔ایک فردی اور دوسرے قومی۔افراد کی بدیوں کی تشخیص اور علاج کر کے انھیں دُور کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے۔فرد کو احساس ہو تو وہ خود بھی کوشش کر کے اپنی بدیاں دور کر سکتا ہے لیکن قومی بدیوں کو دور کرنے کے لئے تمام قوم کو غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر بحیثیت قوم وہ بدیوں کو دُور کرنے کے لئے کوشش نہ کرے یا بحیثیت قوم علاج کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو ایک وقت آتا ہے جب وہ قوم کو ہلاک کر

دیتی ہیں۔

پس جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج کریں۔اس علاج میں ہر ایک کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا کیونکہ بغیر مشترکہ کوشش کے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔مثلاً سیلاب ہے تو کوئی زمیندار صرف اپنی زمین کو بند باندھ کر سیلاب سے نہیں بچا سکتا۔بند باندھنا،اس کی منصوبہ بندی کرنا یہ حکومت کا کام ہے۔مشترکہ کوشش حکومت کی طرف سے ہوتی ہے۔مگر جہاں حکومتیں ہی نکمی ہوں وہاں پوری قوم کو نقصان ہوتا ہے۔

مغربی معاشرہ بھی آزادی کے نام پر ایک تباہی کی طرف جا رہا ہے اور یہ قومی بدی ہے لیکن اس کی لپیٹ میں بعض احمدی بھی آرہے ہیں۔اس سے پہلے کہ یہ قومی برائی بنے اور حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد ہم پھر جہالت میں واپس چلے جائیں ہمیں قوم کی حیثیت سے ان باتوں سے بچنے کے لئے کوشش کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔پس نظام جماعت کے تمام حصے اس بات پر غور کرنے کے لئے سر جوڑیں۔منصوبہ بندی کریں۔اس کا ابھی سے خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے نمازوں کے قیام کے بارے میں فرمایا: باوجود بار بار کی تلقین کے باجماعت نماز کے لئے ایک بڑی تعداد کو ذوق وشوق نہیں ہے۔یہ ایک قومی بیماری بن رہی ہے۔اس لئے اس کے علاج کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔یہ فردی نقص نہیں ہے کہ فلاں شخص (بیت الذکر) میں باجماعت نماز پڑھنے نہیں آیا۔جس طرح عدم توجہی کا اظہار ہو رہا ہے یہ چیز قومی بیماری اور نقص کی شکل اختیار کر گئی ہے۔پس ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ (بیوت الذکر) کو آباد تو حقیقی مومنوں نے کرنا ہے اور حقیقی مومن وہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ہمیں اپنی اصلاح کے بعد گمراہی سے بچنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ہمیں غور کرتے رہنا چاہئے کہ کہاں کہاں دوسرے (مومنوں) میں نقائص پیدا ہوئے اور وہ گمراہ ہوئے اور ہم نے کس طرح ان سے بچنا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر پھر آپ کی تعلیم کو جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔خلافت کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔حضور انور نے ایم ٹی اے کے حوالے سے فرمایا: اس زمانے میں ایم ٹی اے اور جماعت کی ویب سائٹ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائی ہیں ان سے منسلک رہنا بھی بہت ضروری ہے۔اس سے حقیقی قرآنی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم وعرفان کا ہمیں پتا چلتا ہے۔پس اس کے ساتھ ہمیں جڑے رہنے کی ضرورت ہے۔ہم صرف ظاہر پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ (دین حق) کی تعلیم کی روح کو سمجھتے ہوئے ہر برائی کو قومی برائی بننے سے پہلے دور کرنے والے ہوں اور ہر نیکی کو قومی نیکی بنا کر پوری جماعت میں اس کو رائج اور لاگو کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 20رفروری 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 20رفروری یوم مصلح موعود کے حوالے سے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ اقتباسات پیش فرمائے۔

فرمایا: غیروں کی طرف سے دین حق پر حملے انتہاء تک پہنچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1886ء میں ہوشیارپور کے ایک مکان میں چلہ کشی فرمائی اور خدا تعالیٰ سے اس کی تائید اور نصرت کا نشان طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے نتیجہ میں ایک غیر معمولی نشان کی آپ کو خبر دی کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورے کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان سے پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا۔ جو بعض صفات سے متصف ہوگا۔ وہ دین حق کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا، کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا، وہ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی اور دنیاوی علوم جو دین کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے۔

حضور انور نے پیشگوئی کے بعض پہلو بیان فرمائے۔ پیشگوئی کے الفاظ کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' کے بارے میں خود حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس پیشگوئی کا مفہوم یہ ہے کہ وہ علوم ظاہری سیکھے گا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے علوم سکھائے جائیں گے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک امت اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔

پھر پیشگوئی میں لکھا ہے کہ ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہوں۔ اول اس طرح کہ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب، مرزا فضل احمد صاحب اور بشیر اول پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا۔ دوسرے اس طرح میرے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے اور اس طرح میں نے ان تین کو چار کردیا یعنی مرزا مبارک احمد، مرزا شریف احمد، اور مرزا بشیر احمد اور چوتھا میں۔ تیسرے اس طرح بھی میں تین کو

چار کرنے والا ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندہ اولاد میں سے ہم صرف تین بھائی یعنی میں مرزا بشیر احمد صاحب اور مرزا شریف احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھنے کے لحاظ سے آپ کے روحانی بیٹوں میں شامل تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب میرے ذریعہ سے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے تین کو چار کرنے والا بنا دیا۔ پھر اس لحاظ سے میں تین کو چار کرنے والا ہوں کہ میں الہام کے چوتھے سال پیدا ہوا۔

پھر پیشگوئی میں یہ بھی لکھا تھا کہ "وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا" فرماتے ہیں کہ میری خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلی جنگ ہوئی اور اب دوسری جنگ شروع ہے جس سے جلال الٰہی کا دنیا میں ظہور ہو رہا ہے۔ "وہ جلد جلد بڑھے گا" جب میں خلیفہ ہوا اس وقت ہمارے خزانے میں صرف چودہ آنے کے پیسے تھے۔ اور اٹھارہ ہزار کا قرض تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں جماعت کو اور زیادہ ترقی کی طرف لے جاؤں۔

فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا کے اطراف میں دین حق کو پھیلانے کیلئے مشن قائم کر دیئے جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مختلف ممالک میں مشن قائم کروں چنانچہ میں نے اپنی خلافت کے ابتداء میں ہی انگلستان، سیلون اور ماریشس میں احمدیہ مشن قائم کئے اور پھر یہ سلسلہ بڑھا اور بڑھتا چلا گیا اور دنیا کے کئی ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ غرض دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو آج جماعت احمدیہ سے واقف نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کے مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعود میں بڑی شان سے پورے ہوئے۔ کئی مرتبہ پورے ہوئے جو حضرت مسیح موعود کی سچائی کو ظاہر کرتے اور دین حق کی شان کو بڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ روایات بابت سیرت حضرت مسیح موعود کا ذکر فرمایا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں میر حامد شاہ صاحب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوے کے بعد سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حکیم حسام الدین صاحب کو آپ کے آنے کی بہت خوشی ہوئی۔ جس مکان میں آپ کو ٹھہرانے کا انتظام تھا اس کی چھت کی منڈیر نہیں ہے تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم ہوا تو آپ نے واپسی کا ارادہ فرمالیا۔ حکیم حسام الدین صاحب کو جب معلوم ہوا تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ مکان کے متعلق تو یہ ہے کہ سارے شہر میں سے جو مکان آپ کو پسند ہو وہ مل سکتا ہے۔ رہا واپس جانا تو کیا آپ اس لئے یہاں آئے تھے کہ فوراً واپس چلے جائیں اور لوگوں میں میری ناک کٹ جائے۔ اس بات کو اس لب ولہجہ میں کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالکل خاموش ہو گئے اور فرمایا اچھا ہم نہیں جاتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ اگر دعویٰ کرنے سے پہلے علماء کو منا لیا جاتا تو دعویٰ کرنے میں اور لوگوں کو منانے میں سہولت رہتی۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر میرا دعویٰ انسانی چال سے ہوتا تو بے شک ایسا ہی کرتا مگر یہ خدا کے حکم سے تھا۔ خدا نے جس طرح سمجھایا اسی طرح میں نے کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ چالیں اور فریب انسانی چالوں کے مقابل پر ہوتے ہیں الٰہی جماعتوں کے یہ کام نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک آریہ دھرم پال نے دین حق کے خلاف کتاب لکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اس کا جواب لکھا جو ''نورالدین'' کے نام سے شائع ہوا۔ اس کا ایک اعتراض یہ تھا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی تو دوسروں کے لئے کیوں نہیں ہوتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اس کا جواب دیا کہ یہاں ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ یہ مخالفت کی آگ تھی جو ٹھنڈی ہوگئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ پس اس تعبیر کی کیا ضرورت ہے مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں۔ یقیناً آگ اسی طرح ٹھنڈی ہوجائے گی۔ حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا ہے کہ معجزات کا جو ادراک اور فہم انبیاء کو ہوتا ہے وہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی بہت عزت کیا کرتے تھے ایک دفعہ آپ نے گھر پر فرمایا جبکہ حضرت اماں جان بھی موجود تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر جو احسانات ہیں ان میں سے ایک حکیم صاحب کا وجود ہے۔ وہ سارا دن درس دیتے ہیں اور مطب کرتے ہیں جس کے ذریعہ ہزاروں جانیں بچ جاتی ہیں۔ وہ میرے ساتھ اس طرح چلتے ہیں جس طرح انسان کی نبض چلتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ خلفاء کو حضرت مسیح موعود کے مقابل پر کھڑا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ خلفاء کی عزت اسی میں ہے کہ وہ متبوع کی کامل پیروی کریں۔ عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی تو ہوسکتی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کے کلام کا صحیح فہم اور اس کو پرکھنے کی صلاحیت خلفاء میں دوسروں سے بہت بڑھ کر ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے بعض پروف کی غلطیاں ہوجانے کی مثال بھی بیان فرمائی۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا بیان کیا ہوا یہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود سے چاند گرہن کا نشان مانگا جاتا تھا مگر جب نشان ظاہر ہوا تو پھر اس نشان کا انکار کرنے لگ گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا یہ پہلو بھی بیان فرمایا کہ آپ ہمیشہ مخالفوں سے عفو و درگزر کا معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا پانی بند کیا گیا، برتن بنانے سے کمہاروں کو منع کیا گیا۔ مگر یہی لوگ جب بھی معافی مانگتے تو فوراً معاف کردیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مجسٹریٹ نے مجرموں کو پکڑنے سے اس لئے انکار کردیا کہ بعد میں حضرت مسیح موعود نے معاف کردینا ہے میرے گرفتار کرنے سے کیا فائدہ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا انہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں معافی کی درخواست کی اور آپ نے انہیں معاف کردیا۔

حضرت مصلح موعود نے مخالفت کے دوران پتھر پڑنے کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ حضرت مصلح موعود نے امرتسر اور سیالکوٹ میں پتھر پڑنے اوران میں چند ایک پتھر حضرت مصلح موعود کے وجود کو بھی لگے۔حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ میں بھی ٹھنڈے دل سے دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہوں مخالفین کی گالیاں سنیں مگر تہذیب و متانت سے ان سے گفتگو کرتا رہا۔سارادن حضرت مسیح موعود گالیاں سنتے مگر رات کو تکیے پر سر رکھتے تو ساری ساری رات خدا آپ کو تسلی دیتا رہتا۔پھر ایسا شخص کس طرح خدا کو چھوڑ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود دوسرے مذاہب والوں کی بھی گفتگو سنتے تھے اور پھر ان کو پیغام حق پہنچایا کرتے تھے۔آپ نے اس وقت کی ملکہ برطانیہ کو بھی پیغام حق پہنچایا۔اوراس کو نصیحت فرمائی کہ وہ سچائی کو اختیار کرے۔حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ترکی کا سفیر حسین کامی قادیان آیا۔اس سے مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔اور حضرت مسیح موعود نے رومی سلطنت کے متعلق کشف دیکھ کر پیشگوئی کی جو کہ حرف بحرف پوری ہوئی اور اخباروں نے اس کی گواہی دی۔حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سلطنت کی ذمہ داری ادا کرنے والے اگر دیانت سے کام نہ کریں تو اس سے سلطنت کمزور ہو جاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے مکہ اور مدینہ کے متعلق فرمایا ہم تو سمجھتے ہیں کہ عرش سے خدا مکہ اور مدینہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ہاں ظاہری طور پر ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی دشمن ان مقدس مقامات پر حملہ کرے۔لیکن اگر خدانخواستہ کبھی ایسا موقع آئے تو اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حفاظت کے متعلق جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے انسانوں پر عائد کی ہے اس کے ماتحت جماعت احمدیہ کس طرح سب لوگوں سے زیادہ قربانی کرتی ہے۔ہم ان کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو ان کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں۔اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکے کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا خدا اس شخص کو اندھا کر دے گا۔

ایم ٹی اے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین (دین حق) کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دیئے۔پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد تھے'' (خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 217)

اسم اعظم ۔ اللہ تعالیٰ

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور ۔ منڈی بہاؤالدین

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے ۔ یہ اس تعلیم پر مشتمل ہے جس پر عمل پیرا ہو کر انسان اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے ۔ قرآن کریم کا مقصد انسانوں کو خدا تعالیٰ کی معرفت عطاء کرنا اور اس کے وصال کی راہیں بتانا ہے ۔ اول و آخر قرآن کریم کا مضمون خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات ہی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ قرآن کریم میں سب سے زیادہ رتبہ آیا ہے ۔ اور قرآن کریم کی کل 6356 آیات میں سے 1936 آیات میں اللہ کا نام 2815 بار آیا ہے ۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے ۔ ایک آیت (المزمل ۔ 21) ایسی ہے جس میں اللہ 7 بار آیا ہے ۔ ایک آیت (البقرہ ۔ 283) میں 6 بار آیا ہے ۔ چھ آیات ایسی ہیں جن میں 5 بار آیا ہے ۔ (1) البقرہ ۔ 166 (2) النساء ۔ 172 (3) التوبہ ۔ 40 (4) الحج ۔ 41 (5) الاحزاب ۔ 38 (6) المجادلہ ۔ 23 ۔ 34 آیات میں 4 بار آیا ہے ۔ 139 آیات میں 3 بار آیا ہے ۔ 464 آیات میں 2 بار آیا ہے ۔ 1291 آیات میں 1 بار آیا ہے ۔ اس طرح کل 1936 آیات میں اللہ کا نام کل 2815 بار آیا ہے ۔

اَللّٰہ کے لغوی معنے حضرت امام راغب اصفہانیؒ مُفردات القرآن میں بیان کرتے ہیں ۔

(1) بعض کا قول ہے کہ اَللّٰہ کا لفظ اصل میں اِلٰہٌ ہے ہمزہ (تخفیفاً) حذف کر دیا گیا ہے ۔ اور اس پر الف لام (تعریف) لا کر باری تعالیٰ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے ۔ اسی تخصیص کی بناء پر فرمایا: هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۔ (مریم ۔ 66) کیا تُو اس کا کوئی ہمنام جانتا ہے ۔

(2) بعض نے کہا ہے کہ اِلٰہٌ اصل میں وِلَاہٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اِلاہ بنالیا ہے ۔ اور وَلَہٌ کے معنی عشق و محبت میں وارفتہ اور بیخود ہونے کے ہیں ۔ اور ذاتِ باری تعالیٰ سے بھی چونکہ تمام مخلوق کو والہانہ محبت ہے اس لئے اسے اَللّٰہ کہا جاتا ہے اگرچہ بعض چیزوں کی محبت تسخیری ہے جیسے جمادات اور حیوانات اور بعض کی تسخیری اور ارادی دونوں طرح ہے جیسے بعض انسان ۔ اسی لئے بعض حکماء نے کہا ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ تمام اشیاء کو محبوب ہے اور آیتِ کریمہ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ (بنی اسرآئیل:45)

اور کوئی چیز نہیں مگر وہ اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہی ہے لیکن حال یہ ہے کہ تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ۔ بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہے ۔ (مُفردات القرآن اردو زیر لفظ ال ہ صفحہ 38 ۔ 39)

اللہ کی عظمت وشان

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: مَیں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ جس شخص نے بھی میری توحید کا اقرار کیا۔۔۔۔ وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگیا۔ اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے امن میں آگیا۔

(کنزالعمال حصہ اول فصل سوم، اردو ترجمہ حدیث نمبر 127)

قریش نے آنحضرت ﷺ کی مخالفت میں محرم 7 نبوی میں خاندانِ بنو ہاشم اور بنو مطلب سے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔ باقاعدہ ایک معاہدہ لکھا گیا اور تمام بڑے بڑے رؤساء کے اس پر دستخط ہوئے اور پھر کعبہ کی دیوار کے ساتھ آویزاں کردیا گیا۔ چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کیا مسلم اور کیا کافر (سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کے جس نے اپنی عداوت کے جوش میں قریش کا ساتھ دیا) شعبِ ابی طالب میں جو ایک پہاڑی درّہ کی صورت میں تھا محصور ہوگئے۔ اور شعبِ ابی طالب میں جو گویا بنو ہاشم کا خاندانی درّہ تھا قیدیوں کی طرح نظر بند کردیئے گئے۔ جب اس بائیکاٹ پر قریباً تین سال کا عرصہ گزر گیا تو ایک دن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا: يَا عَمِّ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَلَّطَ الْأَرَضَةَ عَلٰى صَحِيفَةِ قُرَيْشٍ فَلَمْ تَدَعْ فِيهَا اِسْمًا هُوَ لِلّٰهِ إِلَّا أَثْبَتَتْهُ فِيهَا وَنَفَتْ مِنْهَا الظُّلْمَ وَالْقَطِيعَةَ وَالْبُهْتَانَ ۔ اے میرے چچا! یقیناً اللہ تعالیٰ نے قریش کے صحیفے پر دیمک کو مسلط کردیا ہے۔ جو اللہ کے اسمائے گرامی کو چھوڑ کر ظلم و قطع اور بہتان پر مشتمل سارے الفاظ کو صاف کر گیا ہے۔ جب اسے دیکھا گیا تو صرف **بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ** باقی رہ گیا تھا۔ (ماخوذ از سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن ہشام حصہ اوّل)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جنگ کے لئے نکلے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وادی میں جس میں کثرت سے ببول کے درخت تھے۔ دوپہر آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے اور لوگ اِدھر اُدھر بکھر کر درختوں کے سائے میں چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے ڈیرہ لگایا اور اپنی تلوار اس سے لٹکا دی۔ اور ہم تھوڑی دیر کے لئے سوگئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار مجھ پر سونت لی جبکہ میں سو رہا تھا۔ میں جاگ اُٹھا اور وہ تلوار اس کے ہاتھ میں ننگی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا میں نے تین بار کہا اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بدوی کو سزا نہ دی اور وہ بیٹھ گیا۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا عام انسانوں کی طرح نہ تھا۔ اَللّٰہ جو خدا تعالیٰ کا ایک ذاتی اسم ہے اور جو تمام جمیع صفاتِ کاملہ کا مُستجمع ہے۔ایسے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلا اور دل پر ہی جا کر ٹھہرا۔ کہتے ہیں کہ اسمِ اعظم یہی ہے اور اس میں بڑی بڑی برکات ہیں..... آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ دکھایا اور کہا۔ جا تجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ مروّت اور شجاعت مجھ سے سیکھ۔اس اخلاقی معجزہ نے اُس پر ایسا اثر کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

سِیَر میں لکھا ہے کہ ابوالحسن خرقانی کے پاس ایک شخص آیا۔راستہ میں شیر ملا۔اور کہا کہ اللہ کے واسطے پیچھا چھوڑ دے۔شیر نے حملہ کیا۔اور جب کہا۔ابوالحسن کے واسطے چھوڑ دے،تو اس نے چھوڑ دیا۔شخصِ مذکور کے ایمان میں اس حالت نے سیاہی سی پیدا کر دی۔اور اس نے سفر ترک کر دیا۔واپس آ کر یہ عُقدہ پیش کیا۔اس کو ابوالحسن نے جواب دیا کہ یہ بات مشکل نہیں۔اللہ کے نام سے تو واقف نہ تھا۔اللہ کی سچی ہیبت اور جلال تیرے دل میں نہ تھا اور مجھ سے تُو واقف تھا۔اس لئے میری قدر تیرے دل میں تھی۔پس اللہ کے لفظ میں بڑی بڑی برکات اور خوبیاں ہیں بشرطیکہ کوئی اس کو اپنے دل میں جگہ دے اور اس کی ماہیت پر کان دھرے'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 63)

حضرت بشر حافیؒ ایک مرتبہ حالت دیوانگی میں کہیں چلے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک کاغذ پڑا ہوا ملا جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔آپ نے اس کاغذ کو عطر سے معطر کر کے کسی بلند مقام پر رکھ دیا۔اور اسی شب خواب میں دیکھا کہ کسی درویش کو منجانب اللہ یہ حکم ملا کہ بشر حافی کو یہ خوشخبری سنا دو کہ ہمارے نام کو معطر کر کے جو تم نے تعظیماً ایک بلند مقام پر رکھا ہے اس کی وجہ سے ہم تمہیں بھی پاکیزہ مراتب عطا کریں گے۔

(تذکرۃالاولیاء مترجم باب نمبر 12 صفحہ 103)

1883ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا:

وَمَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔اور جو شخص خدا کے لئے ہو جائے خدا اس کے لئے ہو جاتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ 62)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''قرآن شریف کی اصطلاح میں اَللّٰہ اُس ذاتِ کامل کا نام ہے کہ جو معبودِ برحق اور مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رزائل سے منزّہ اور واحد لاشریک اور مبدءِ جمیع فیوض ہے۔کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک قرآنِ شریف میں اپنے نام اَللّٰہ کو تمام دوسرے اسماء و صفات کا موصوف ٹھہرایا ہے اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رتبہ نہیں دیا۔پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے۔جن کا وہ موصوف ہے۔اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفاتِ کاملہ پر مشتمل ہے۔ (براہین احمدیہ چہار حصص، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 435-436)

فرمایا: قرآن کی اصطلاح کی رو سے اَللّٰہ اس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حُسن و احسان کے کمال کے نقطہ پر پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اس کی ذات میں نہ ہو۔قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اَللّٰہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا

ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اَللّٰہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں"۔
(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 247)

فرمایا: اللّٰہ حیّ قیّوم بالاتفاق خدا کا اسم اعظم ہے جس کے معنے ہیں روحانی اور جسمانی طور پر زندہ کرنے والا اور ہر دو قسم کی زندگی کا دائمی سہارا اور قائم بالذات اور سب کو اپنی ذاتی کشش سے قائم رکھنے والا اور اللّٰہ جس کا ترجمہ ہے وہ معبود۔ یعنی وہ ذات جو غیر مدرک اور فوق العقول اور وراء الوراء اور دقیق در دقیق جس کی طرف ہر ایک چیز عابدانہ رنگ میں یعنی عشق فنا کی حالت میں جو نظری فنا ہے یا حقیقی فنا کی حالت میں جو موت ہے رجوع کر رہی ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ تمام نظام اپنے خواص کو نہیں چھوڑتا گویا ایک حکم کا پابند ہے۔ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 268)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

اللہ کا لفظ معبود کے لئے ہے۔ معبود عبادت کو چاہتا ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ پرلے درجے کی محبت، پرلے درجے کا تذلل، پرلے درجہ کی اطاعت اور ان باتوں کا پتہ مقابلہ میں لگتا ہے۔ ایک شخص ایک طرف حکم کرتا ہے اور دوسری طرف خدا، تو اب جو شخص خدا کے حکم کی طرف سبقت کرے گا اس نے گویا خدا کی اطاعت پر دوسروں کی اطاعت کو قربان کر دیا...... پس اللہ کا نام انسان کو یہ سمجھاتا ہے کہ حقیقی معبود، حقیقی مطاع، حقیقی غنی وہی ذات ہے اور حقیقتاً محتاج، حقیقتاً ذلیل، حقیقتاً مطیع وہ انسان ہے جس کو اللہ نے پیدا کیا اور جو اپنی بقا میں ہر آن اس کے فضل کا محتاج ہے۔ اس فضل کے جذب کے لئے اطاعت فرض ہے۔
(خطباتِ نور صفحہ 432-433)

فرمایا: اللہ کے جس قدر نام ہیں اللہ کے ماتحت ہیں، اللہ کا لفظ بیان فرما کر پھر صفاتِ کاملہ کا بیان ہوتا ہے۔ اس واسطے اللہ کے معنوں کے نیچے ایک تو یہ بات ہے کہ وہ ساری خوبیوں کا جامع ہے۔ جہاں تنزیہ کا ذکر ہے وہاں اللہ کا ذکر لا کر یہ ذکر کرتا ہے کہ ہر عیب سے پاک ہے...... چونکہ وہ سارے محامد کا جامع اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزہ ہے اس لئے اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں...... غرض اللہ کے لفظ کے جو معنی ہیں کہ ساری خوبیوں والا اور ساری بُرائیوں سے منزہ اور پاک معبود حقیقی، اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت ناجائز ہے۔ یہ خلاصہ ہے تمام کلام الٰہی کا۔ (خطباتِ نور صفحہ 590-591)

فرمایا: جہاں نبوت کے اعداء اور مخالفین کو مقابلہ سے ڈرانا چاہا اور ان کے بارے میں خوفناک وعید بیان کرنے چاہے ہیں وہاں نبوت کی حمایت و دفاع میں اسم اللّٰہ کو جو جامع جمیع صفاتِ کاملہ ہے پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحید الوہیت کا قائم کرنا اور آلہہ باطلہ اور ہر قسم کی طواغیت کا ابطال کر کے خدا تعالیٰ کے لئے معبودیت اور الوہیت کا یگانہ استحقاق اور لاشریک منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے تو جب عداوت اور مخالفت اپنے ہتھیار پہن کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہوں۔ تب غیرت اور جوش بھی اسی کو آنا چاہئے جس کی خدمت کے لئے نبوت میدان میں نکلی ہے۔
(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 425)

فرمایا: اللّٰہ :یہ نام خدا کے واسطے عربی زبان میں اسم ذات ہے۔خدا تعالیٰ کا خاص نام ہے۔جوصرف اسی کی ذات پر بولا جاتا ہے۔دوسری کسی زبان میں خدا تعالیٰ کے واسطے کوئی ایسا نام نہیں۔جوصرف اللہ تعالیٰ کے واسطے بولا جاتا ہو اور ایک مفرد لفظ ہو اور کسی دوسرے کے واسطے کبھی استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً انگریزی زبان میں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو لفظ بولے جاتے ہیں۔ایک گاڈ GOD اور دوسرا لارڈ LORD سو ظاہر ہے کہ گاڈ GOD کا لفظ انگریزی زبان میں تمام رومی اور یونانی اور ہندی بُتوں پر بولا جاتا ہے۔اور دیوتاؤں کے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے۔اور لارڈ کا لفظ تو ایسا عام ہے کہ ایک معمولی فوج کا افسر بھی لارڈ ہوتا ہے۔اور ایک صوبہ کا حاکم بھی لارڈ ہوتا ہے۔بلکہ ولایت میں پارلیمنٹ کے اعلیٰ حصّے کے تمام ممبر لارڈ ہی ہوتے ہیں۔ایسا ہی فارسی زبان میں اللہ تعالیٰ کے واسطے کوئی خاص لفظ نہیں۔جو لفظ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کے واسطے بولا جاتا ہے وہ خدا یا خداوند ہے۔خدا ایک مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں۔خود آ۔جو خود بخود ہے۔اور کسی نے اس کو جنا نہیں۔اور فارسی لٹریچر میں یہ الفاظ اَوروں کے واسطے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ایسا ہی سنسکرت زبان میں جس قدر اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔وہ سب صفاتی ہیں۔کوئی اسم ذات نہیں۔ (حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 550۔551)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کا نام ہی (دینِ حق) میں وہ رکھا گیا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا۔وہ نام اللّٰہ ہے یعنی تمام نیک صفات خوبیوں اور طاقتوں کا مجموعہ اور یہ نام کسی اور مذہب نے اپنے خدا کو نہیں دیا۔یہ ایک ایسا پیارا نام ہے جو کہ اس ذات پاک کی تمام خوبیوں اور احسانوں انسان کے دل پر یک دم اس طرح نقش کر دیتا ہے کہ اس میں سے محبت کا ایک تیز شعلہ نکل کر اس دوئی یا شرک کو جلا دیتا ہے جو کہ انسان کے ساتھ ایک خفیہ دشمن کی طرح لگا رہتا ہے اور ایک صلاحیت رکھنے والا انسان اس نام کو اپنی زبان پر لا کر بے چین ہو جاتا اور محبت کے درد کو محسوس کرتا ہے کیونکہ معاً اس کو خدا تعالیٰ کی خوبیاں اور اس کے محاسن کا ایک مختصر نقشہ یاد آتا ہے۔وہ خدا تعالیٰ کی طاقتوں پر نظر کرتا ہے تو اس کی بڑائی جبروت شوکت اور صولت کو دیکھ کر حیرت میں آجاتا ہے اور دنگ رہ جاتا ہے اور جب اپنی کمزوری بے بساطی بے کسی بے بسی پر نظر کرتا ہے تو حیرت تعجب اور دبدبہ محبت کی گداز کر دینے والی گرم جوشی میں بدل جاتے ہیں......غرضیکہ اللہ کا نام زبان پر آتے ہی انسان کے دل و دماغ محبت کی زنجیر میں پروئے جاتے ہیں اور جتنا اس نام کی وسعت پر غور کرو اتنا ہی اسلام کی سچائی کا یقین دل میں پختہ ہو جاتا ہے اور یہ (دینِ حق) کے خدا کی طرف سے ہونے پر ایک بیّن دلیل ہے۔ (انوار العلوم جلد 1 صفحہ 72)

(دینِ حق) سے پہلے کسی کو خدا کا اسمِ ذات نہیں بتایا گیا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

(دینِ حق) سے پہلے کسی قوم کو خدا کا اسم ذات بتایا ہی نہیں گیا اور اس میں ایک بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا اسم ذات اس کی ساری صفات کو اپنے اندر رکھتا ہے اور ساری صفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے امّتِ محمدیہ پر ہی ظاہر ہوئیں اس لئے اور کسی پر خدا تعالیٰ نے اپنا ذاتی نام ظاہر نہ کیا......(دینِ حق) میں ہی اللہ تعالیٰ کا اسمِ ذات پایا جاتا ہے اور وہ اللہ کا لفظ ہے۔ (انوار العلوم جلد 6 صفحہ 343۔344)

فرمایا: (اللّٰہ) اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جو ازلی ابدی اور الحیّ القیّوم ہے اور مالک اور خالق اور رب سب مخلوق کا ہے اور اسم ذاتی ہے نہ کہ اسم صفاتی۔ عربی زبان کے سوا کسی اور زبان میں اس خالق و مالک کُل کا کوئی ذاتی نام نہیں پایا جاتا صرف عربی میں اللّٰہ ایک ذاتی نام ہے جو صرف ایک ہی ہستی کے لئے بولا جاتا ہے اور بطور نام کے بولا جاتا ہے اللّٰہ کا لفظ بھی اسم جامد ہے مشتق نہیں۔ نہ یہ کسی اور لفظ سے بنا ہے اور نہ اس سے کوئی اور لفظ بنا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 11)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لفظ اللّٰہ کے معنی (دین حق)، قرآن کریم، نبی اکرمؐ اور بعد میں آنے والے لوگوں نے بالاتفاق یہ کئے ہیں کہ وہ وہ پاک ذات ہے جو تمام صفات حسنہ سے متصف اور تمام کمزوریوں اور نقائص سے بری اور بالا ہے۔ (خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 383)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے اندر احساس برتری پیدا کریں اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کریں کہ (دین حق) کی جو آزادی ہے وہ دراصل اللہ کی غلامی میں ہے۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے جو آزادی کے تصور کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ تفصیلی جائزہ لے کر دیکھ لیں اس سے بہتر تعریف اور کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میری غلامی اختیار کرو تو تمام جھوٹے خداؤں سے تم آزاد ہو جاؤ گے۔ یہ غلامی تمہیں ہر دوسرے جذبہ اور ہر دوسرے نظریہ سے آزادی عطا کرے گی۔ جب کہ خدا کی غلامی سے نکلنا نام ہے ہر دوسری چیز کی غلامی کا۔ (خطباتِ طاہر جلد 2 صفحہ 504)

فرمایا: سب سے بڑی دولت جو دنیا میں ممکن ہے اور سوچی جا سکتی ہے یا دنیا میں کیا دنیا و مافیھا اور آخرت، ہر لحاظ سے انسان کے ادراک میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی آ سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ (خطباتِ طاہر جلد 10 صفحہ 441)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ ہی تمام صفات کا جامع اور تمام قدرتوں کا مالک ہے اور اس ناطے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور تمام جھوٹے خداؤں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے، بچتے ہوئے، صرف اسی واحد خدا کے سامنے جھکا جائے۔ فرمایا کہ اس واحد خدا کے سامنے جھکو گے تو پھر ہی دنیا و آخرت کے انعامات سے فیض پا سکتے ہو۔ (خطباتِ مسرور جلد 7 صفحہ 257)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے اللہ کی معرفت اور محبت عطا فرمائے۔ آمین

"خاص نمبر"

مجلس انصاراللہ پاکستان کے شائع کردہ خاص نمبر رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

- حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نمبر 50 روپے
- حضرت مصلح موعود نمبر 100 روپے
- شہدائے لاہور احمدیت 100 روپے
- تینوں خاص نمبرز کی اصل قیمت 550 روپے
- رعایتی قیمت 250 روپے

نماز کا قیام، اہمیت و برکات

مکرم نذیر احمد سانول صاحب۔ سرگودھا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو دائمی تعلیم دی ہے اسکا ایک اہم ترین حکم نماز کی ادائیگی ہے۔ فرمایا:

اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں۔ دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے اور نماز کو قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔ (سورۃ البیّنۃ آیت نمبر 6)

نماز کی فرضیت

تخلیق آدم کی اصل غرض عبادت خداوندی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے قبل کی مخلوقات بھی عبادت الٰہی میں مصروف کار تھیں۔ تخلیق آدم کے بعد انبیاء کرام کو عبادت الٰہی کے مختلف طریق عطا ہوتے رہے اور ان کی امتیں اس طریقہ کی پابند رہیں۔ ہمارے آقا و مطاع سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبوت سے پہلے اپنے پیارے خالق و مالک کی عبادت کیا کرتے تھے۔ تاہم پانچ وقتہ نمازوں کی فرضیت واقعہ معراج پر ہوئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی نماز کی فرضیت کے بارے میں بخاری کی ایک حدیث اپنی کتاب سیرت خاتم النبیین میں درج کی ہے۔

''خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ آپ کی امت کے لئے رات دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ آپؐ یہ حکم لے کر واپس آئے تو راستہ میں حضرت موسیٰ نے آپ کو روک کر پوچھا کہ آپ کو کیا احکام ملے ہیں؟ آپؐ نے پچاس نمازوں کا حکم بیان کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ حکم سن کر چونک پڑے اور کہا کہ میں بنی اسرائیل کے ساتھ واسطہ پڑنے کی وجہ سے صاحب تجربہ ہوں۔ آپ کی امت کو اتنی نمازوں کی ہرگز برداشت نہ ہوگی۔ پس آپؐ واپس جائیں اور خدا سے اس حکم میں تخفیف کی درخواست کریں۔ اللہ تعالیٰ نے پچاس میں دس کی کمی کر کے چالیس نمازوں کا حکم دیا۔ مگر واپسی پر حضرت موسیٰؑ نے پھر روکا اور کہا کہ یہ بھی بہت زیادہ ہیں آپؐ واپس جا کر مزید رعایت مانگیں۔ اس پر آپؐ پھر گئے اور دس کی مزید رعایت منظور ہوئی۔ غرض اس طرح حضرت موسیٰؑ کے مشورہ پر آپؐ بار بار خدا کے دربار میں گئے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازوں کا حکم دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپؐ کو پھر روکا اور مزید رعایت کے لئے جانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ میں اسرائیل کو دیکھ چکا ہوں اور وہ اس سے بھی کم عبادت کو نباہ نہیں سکے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے

انکار کر دیا کہ اب مجھے واپس جاتے ہوئے شرم آتی ہے اس پر غیب سے آواز آئی۔ اے محمدؐ! یہ پانچ نمازیں بھی ہیں اور پچاس بھی کیونکہ ہم نے ایک نماز کے بدلے میں دس کا اجر مقرر کر دیا ہے۔ اس طرح ہمارے بندوں سے تخفیف بھی ہوگئی اور ہمارا اصل حکم بھی قائم رہا''

(بخاری کتاب الصلوٰۃ و کتاب بدء الخلق و کتاب التفسیر و کتاب التوحید و مسلم ابواب الاسراء بحوالہ سیرت خاتم النبیینؐ، مصنف حضرت مرزا بشیر احمد ایم۔اے ص 198-199)

قیام نماز کا قرآنی حکم

جہاں تک احکامات کا تعلق ہے تو قرآن مجید میں سب سے پہلا حکم نامہ جو بنی نوع انسان کو دیا گیا وہ عبادت خداوندی کا ہے اس میں کسی فرقہ، گروہ، جماعت یا مذہب و دین سے وابستہ لوگوں کو مخاطب نہیں فرمایا گیا بلکہ تمام لوگوں کو تاکیدی حکم دیا گیا فرمایا۔

''اے لوگو! اپنے (اس) رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں (بھی) اور انہیں (بھی) جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا ہے تا کہ تم (ہر قسم کی آفات سے) بچو!'' (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 22 تفسیر صغیر از حضرت المصلح الموعود)

نماز میں ناغہ کی قطعاً اجازت نہیں ہے

قیام نماز کی اہمیت بہت واضح ہے اس میں زندگی بھر ناغہ نہیں۔ قبول (دین حق) سے یہ عمل شروع ہو جاتا ہے یا تو بہ کے بعد اور بلوغ کی ابتدا سے تا دم آخر نماز فرض ہی رہتی ہے۔ نماز کی اہمیت کے بارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

''یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے معنی یہ ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے (دین حق) کے نزدیک نماز نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جبکہ تو بہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے جو لوگ درمیان میں نماز چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائمقام ہے۔ اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے'' (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 104۔ سورۃ البقرہ)

قیام نماز کی تیاری

جتنا کوئی اہم اور ضروری کام منصوبہ یا پروگرام ہوتا ہے اتنا ہی اس کی تیاری، منصوبہ بندی، غور و خوض اور فکر ہوتی ہے، نماز کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر اس کی تیاری پر بھی بڑی محنت کی ضرورت ہے (دین حق) نے بچہ کی پیدائش کے

ساتھ ہی اس کی ابتدا شروع کردی ہے والدین کو تاکید ہے کہ وہ نوزائیدہ کے کانوں میں نداء الصلوٰۃ اور اقامت الصلوٰۃ کہیں اسے یہ پیغام دیں کہ نماز کے لئے تیار ہو کر آجاؤ۔ فلاح کے لئے تیار ہو کر آجاؤ اور نماز باجماعت ادائیگی کے لئے کھڑی ہوگئی ہے اور نماز نیند سے بہتر ہے یہ سب کچھ ایک ایسے بچے کو کہا جارہا ہے جو آج اور ابھی پیدا ہوا ہے ۔ یہ تو ممکن نہیں کہ ابھی چند منٹ پہلے پیدا ہونے والا بچہ یہ پیغام وحکم سن کر بیت الذکر کی طرف چل پڑے گا تاہم بچہ اور والدین و دیگر لواحقین کو پابند کیا گیا کہ نومولود کی نماز کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور اس میں غفلت اور کوتاہی نہ کریں اور سب اپنی اپنی ذمہ داری کو سنبھالیں ۔

ایک حدیث شریف سے نماز کی اہمیت کے بارے آگاہی ہوتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سات سال کی عمر کے بچہ بچی کو نماز و ترجمہ مکمل یاد ہوجانا ضروری ہے اور نماز سے متعلق موٹے موٹے مسائل کا بھی علم ہوجانا چاہئے ایسی عمر کے بچہ کو بیت الذکر سے تعلق ہوجانے کی ضروری تاکید کی گئی ایسا ہونا تب ممکن ہوگا جب معاشرہ کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کا احساس کرے گا۔ حدیث شریف کے الفاظ اس طرح ہیں ۔ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو!‘‘

(ابوداؤد ۔ باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ ۔ حدیث نمبر 417)

نماز سب سے مقدم ہے

نماز کی اہمیت وضرورت کو حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مشہور حدیث شریف کے حوالے سے یوں اُجاگر کیا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں ۔

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کردوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگادوں ۔ اب دیکھو کو آپؐ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں ۔ مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی ۔ آپؐ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت کام ہیں ۔ لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں (بیت الذکر) میں آنا نہایت ضروری ہے ۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کرلی جائے گی ۔ لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز

با جماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے'' (تفسیر کبیر جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 330)

نماز نہ پڑھنے کے نقصانات

قرآن پاک ایک پیاری کتاب ہے اس میں اللہ جل شانہ نے تمام باتیں کھول کر بیان فرما دی ہیں۔ اس میں جنت میں رہنے والوں اور دوزخ میں رہنے والوں کا مکالمہ درج فرمایا ہے۔ دائیں طرف (والے) کہ وہ جنتوں میں ہوں گے اور مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی؟ وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(سورۃ المدثر آیت نمبر 40 تا 44۔ ترجمہ تفسیر صغیر از سیدنا حضرت المصلح الموعود)

ان آیات کریمہ میں بتادیا گیا ہے کہ تارک نماز کا انجام کیا ہوگا۔

نماز کی برکات

نماز کی بے شمار برکات بیان کی گئی ہیں۔ نماز وہ عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے اُسی کی طرف سے فرض کی گئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ رسول پاک کو سکھائی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ سے لو لگانے کا نماز ہی بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راست باز، ابدال، قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ہیں'' (ملفوظات جلد چہارم ص 605)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح طور پر یہی فرمایا ہے کہ میں نے جن و انس کو عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے۔ لیکن یہاں پابندی نہیں ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ نے جن و انس کی مخلوق پیدا کی ہے وہ ضرور پیدائش کے وقت سے ہی اپنے ماحول میں بڑے ہوں تو ضرور عبادت کرنے والے ہوں۔ ماحول کا اثر لینے کی ان کو اجازت دی گئی ہے۔ باوجود اس کے کہ پیدائش کا مقصد یہی ہے کہ عبادت کرنے والا ہو اور عبادت کی جائے لیکن ساتھ ہی، جیسا کہ مَیں نے کہا، شیطان کو بھی کھلی چھٹی دے دی، ماحول کو بھی کھلی چھٹی دے دی کہ وہ بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔

فرمایا کہ جو میرے بندے بنا چاہیں گے، میرا قرب پانا چاہیں گے وہ بہرحال اپنے ذہن میں یہ مقصد رکھیں گے کہ

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق عبادت کرنی ہے۔اور اب کیونکہ ایک (مومن) کے لئے وہی عبادت کے طریق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں۔اسی (۔) پہ ہمیں چلنا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کے آئے ہیں۔جس طرح انہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھتے ہوئے عبادت کے طریق سکھائے ہیں اسی طرح عبادت بھی کرنی ہے۔اور جو اوقات بتائے ہیں ان اوقات میں عبادت کرنی ہے۔اگر نہیں تو پھر (مومن) کہلانے کا بھی حق نہیں ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے بندے کہلانے کا بھی حق نہیں ہے۔پھر تو شیطان کے بندے کہلانے والے ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 2004ء خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 868,867)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں:

......پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور انہیں وقت مقررہ پر ادا کرنا چاہئے۔اگر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں لے کر آنا ہے، اگر توحید کو قائم کرنے کا دعویٰ کرنے والا بننا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 371-372)

عمدہ نمونہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دعا کرو''

(ملفوظات جلد چہارم ص 444)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

خدمت دین کو عزت کا موجب سمجھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ اگر تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے مقرر کیا جائے تو اس کا اس سے بھاگنا سخت غلطی ہے۔تم سلسلہ کے کام کی سرانجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہ کرو بلکہ اسے اپنی عزت کا موجب سمجھو۔اگر تم سلسلہ کے کاموں کو عزت والا قرار دو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں عزت والا بنا دے گا''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1956ء)

جمعۃ المبارک کی اہمیت و برکات

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد طاہر صاحب۔لاہور

دنیا میں انسان کو بہت سی خوشیاں ملتی ہیں جن سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے۔ہر قوم نے اپنے لئے خوشیوں کے دن مقرر کئے ہوئے ہیں۔یہ دن عموماً سال میں ایک دوبار آتے ہیں۔مومن ایک بہت خوش قسمت قوم ہے کہ ان کے لئے ہر ہفتہ میں ایک بہت بابرکت دن آتا ہے۔یہ جمعہ کا دن ہے۔مومن کے لئے یہ دن بھی ایک عید ہے۔وہ نہا دھوکر صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر اپنے رب کی عبادت کے لئے (بیت الذکر) میں جاتا ہے۔ہمیں اس دن کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قرآن کریم کی روشنی میں: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ'' (سورۃ الجمعہ آیات:10-11)

احادیث کی روشنی میں: آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ، باب فضل یوم الجمعۃ)

آنحضورؐ نے فرمایا:

''بہترین دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا'' (صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب فضل یوم الجمعۃ)

آنحضورؐ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ''اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو'' (باب القاف، من اسمہ القاسم)

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کا دن بہت اہمیت کا حامل ہے یعنی جمعہ کی تیاری اسی ذوق وشوق سے کرنی

چاہئے جیسے عید کی تیاری کی جاتی ہے۔

جمعہ کا دن قبولیت دعا اور بخشش کا ذریعہ: آنحضورؐ نے فرمایا:

''جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے جب کوئی فرمانبردار بندہ اس میں کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو وہ عنایت فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے آپؐ نے فرمایا کہ وہ ساعت تھوڑی دیر رہتی ہے'' (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

آنحضورؐ نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کرسکتا ہے صفائی اور طہارت کرے پھر تیل یا خوشبو لگائے پھر (نماز جمعہ کے لئے) چلے اور دو کے درمیان نہ گھسے جتنی اس کی قسمت میں نماز (نفل) لکھی ہے پڑھے پھر جب امام برآمد ہو اور خطبہ شروع کرے تو خاموش رہے اس کے گناہ اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک بخش دیئے جائیں گے''

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے خاص عبادت کا دن ہے اس دن دعا کی قبولیت کا مختصر سا وقت اور جمعہ کی نماز کے دوران کی تمام باتوں کا خیال رکھ کر جمعہ کی نماز پڑھی جائے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

جمعہ چھوڑنے والے کے لئے تنبیہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ (کی نماز) چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔ (مسلم کتاب الجمعۃ)

جمعہ کے دن جلدی آنے کی فضیلت: آنحضورؐ نے فرمایا:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے پہلے پہلے (آنے والوں کے نام) لکھتے ہیں پس جب امام (خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر) بیٹھتا ہے تو فرشتے صحفے لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سننے کے لئے آکر (بیٹھ جاتے ہیں) اور جلدی آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا دنبہ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مرغی کی قربانی کرنے والے کی طرح اور پھر اس کے بعد آنے والا انڈہ قربان کرنے والے کی طرح ہے''

(مسلم کتاب الجمعۃ)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھیں کہ جمعہ کی نماز پر جلدی آؤ اور اپنی تجارت، اپنے کاروبار اور اپنے کام چھوڑ دیا کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ رزق دینے والی ذات خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، بظاہر نقصان اٹھاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرما دے گا کہ جس نقصان سے تم ڈر رہے ہو وہ نہیں ہو گا اور اگر بالفرض کہیں کوئی تھوڑی بہت کمی رہ بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے تمہیں اور ذریعوں سے برکتوں سے بھر دے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ جمعہ پر تم جو سستی دکھاتے ہو اور بے احتیاطی کرتے ہو یہ اپنی بے علمی کی وجہ سے کرتے ہو۔ اگر تمہیں علم ہو کہ اس کے کتنے فوائد ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے فضلوں سے نوازے گا تو اتنی سستیاں اور بے احتیاطیاں کبھی نہ ہوں'' (خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 530-531)

ایک واقعہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں کہ:

''**(جنگ اُحد کے بعد)** ایک انصاری عورت سخت گھبراہٹ کی حالت میں گھر سے نکل کر اُحد کے راستہ میں آ رہی تھی کہ راستہ اسے وہ صحابی ملے جو اُحد سے واپس آ رہے تھے اور جن میں آنحضرت ﷺ بھی تھے۔ صحابہؓ نے اسے اطلاع دی کہ تمہارا باپ اور بھائی اور خاوند سب اُحد میں شہید ہوئے۔ مخلص خاتون جو آنحضرت ﷺ کی خیریت سننے کے لئے بے تاب ہو رہی تھی بے چین ہو کر بولی۔ مجھے یہ بتاؤ کہ رسول خدا کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تو خدا کے فضل سے بخیریت ہیں اور یہ تشریف لا رہے ہیں۔ جب اس کی نظر آنحضرت ﷺ پر پڑی تو بے اختیار ہو کر بولی كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ اگر آپؐ زندہ ہیں تو پھر مصیبتیں ہیچ ہیں''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 502,503)

مرسلہ: مکرم فرحان احمد صاحب

حضرت رسول مقبول ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب ۔ گلگت

آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے رحمت للعالمین کے لقب نوازا ہے چنانچہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ہم پر بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ بلاشبہ آپ رحمت للعالمین تھے ۔ آپ نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لئے باعث رحمت تھے ۔ آپ کی رحمت کے ہر پہلو پر کو بیان کرنا ممکن نہیں ۔ آپؐ کے بچوں سے حسن سلوک کے حوالہ سے چند واقعات پیش خدمت ہیں ۔

سلام میں پہل: نبی کریم ﷺ کا یہ طریق تھا کہ آپ بچوں سے سلام کرنے میں پہل کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ بچے کھیل رہے تھے حضورؐ ان کے پاس سے گزرے تو حضورؐ نے ان کو پہلے سلام کیا ۔

(سنن ابی داؤد کتاب السلام علی الصبیان)

آپ کا مجلس میں پھل کھانے کا طریق: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی پہلا پھل آتا تو آپ پھلوں میں برکت کی دعا کرتے اور پھر پہلے وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچے کو عطا فرماتے تھے ۔

(مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ حدیث 474)

بچوں سے پیار کے انداز: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ہمارے گھر آنا جانا تھا میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جسے ابو عمیر کہہ کر پکارا کرتے تھے ۔ اس کی ایک سرخ چونچ والی بلبل تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا وہ مر گئی اس کے مرنے کے بعد حضورؐ ہمارے ہاں آئے تو عمیر کو افسردہ دیکھا اور پوچھا اس کو کیا ہو گیا ہے ۔ چپ چپ ہے گھر والوں نے کہا کہ اس کی نغیر یعنی بلبل مر گئی ہے اس پر آپؐ نے ابو عمیر کو بہلانے کے لئے فرمایا کہ: یَا اَبَا عُمَیْرَ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ: کہ اے ابو عمیر! نغیر نے کیا کیا ۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عباسؓ کے بچوں عبداللہؓ اور عبید اللہؓ اور دیگر بچوں کو قطار میں کھڑا کر کے ان کی دوڑ شروع کرواتے اور فرماتے جو سب سے پہلے دوڑ کر مجھ تک پہنچے گا اسے یہ انعام دوں گا ۔ پھر بچے دوڑ کر آپ تک پہنچتے کوئی آپ کی پیٹھ پہ چڑھتا کوئی سینے پر ۔ آپؐ ان کو چومتے اور ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد اوّل صفحہ 214 بیروت)

بچوں سے محبت: ایک دفعہ آپؐ بچوں کو پیار سے چوم رہے تھے کہ ایک بدوی سردار نے کہا آپ بچوں کو چومتے بھی ہیں ۔

میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما۔ آپؐ نے فرمایا! اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الوالد وتقبیلہ) آپؐ کو اپنی اولاد کی اولاد سے بھی بہت پیار تھا جیسا کہ حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں ہم نماز کے انتظار میں تھے بلالؓ نے آپؐ کو نماز کی اطلاع دی آپؐ تشریف لے آئے آپ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپؐ کے کندھوں پر تھی۔ آپؐ اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے ہم پیچھے تھے اور وہ بچی آپ کے کندھوں پر ہی تھی۔ حضورؐ کی تکبیر کے ساتھ ہم نے بھی تکبیر کہی۔ رکوع میں جاتے وقت حضورؐ نے ان کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا۔ رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر پھر اسے اٹھا کر کندھے پر بٹھالیا۔ نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کیا۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب عمل فی الصلوۃ)

حضرت ابولیلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ کم سن حضرت حسنؓ یا حسینؓ میں سے کوئی آپؐ کی گود میں چڑھا ہوا تھا اچانک بچے نے پیشاب کر دیا اور میں نے حضورؐ کے پیٹ پر پیشاب کے نشان دیکھے۔ ہم لپک کر بچے کی طرف آگے بڑھے تا کہ اسے اٹھالیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میرے بیٹے کو میرے پاس رہنے دو اور اسے ڈراؤ نہیں پھر آپؐ نے پانی منگوا کر اس پر انڈیل دیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 348)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا حضرت حسنؓ آپ کے کندھے پر تھے اور آپؐ فرما رہے تھے ''اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر'' (بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن)

خادم بچوں سے حسن سلوک: رسول کریم ﷺ کا اپنے خادم بچوں سے حسنِ سلوک ایسا تھا کہ جس کی مثال ملنا ہی مشکل ہے آپ اپنے خدام کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تھے اور آپ ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے ان کو ماں باپ کا پیار دیتے تھے انہی خادموں میں سے ایک حضرت زید بن حارثہؓ تھے۔ یہ وہ واحد صحابی ہیں جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے اپنی عظیم کتاب میں (سورۃ الاحزاب: 38) محفوظ کر دیا ہے آپ ایک غلام تھے جب آپ قیدی بن کر لائے گئے تو آپ کی عمر آٹھ سال تھی آپ کو قریش کے ایک سردار حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کیلئے خریدا تھا۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو حضرت رسول کریم ﷺ کو ھبہ کر دیا تھا۔ آپؐ نے ان سے اتنا محبت و پیار کا سلوک فرمایا کہ آپؓ کی محبت و پیار کی وجہ سے آپؓ اپنے والدین تک کو بھول گئے جب آپ کے والد اور رشتہ دار آپؓ کو لینے آئے تو اس وقت ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپؓ نے اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور حضورؐ کی غلامی پر فخر کر کے اسے اپنے والدین کے پیار پر ترجیح دی۔ (سرکار دو عالم طبقات ابن سعد قسم اوّل جز ثالث نمبر 27)

یہ نبی کریمؐ کی آپؓ سے محبت وشفقت تھی جس کی وجہ سے حضرت زیدؓ نے آزادی پر آپؐ کی غلامی کو ترجیح دی۔

حضرت انسؓ ان بچوں میں شامل تھے جنھوں نے نبی کریمؐ کا مدینہ آمد پر استقبال کیا تھا۔آپؓ کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیمؓ آپ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی۔"ھٰذَا اَنَسٌ غُلَامٌ یَخْدُمُکَ"حضور یہ بچہ انس آپ کی خدمت کرے گا اور پھر حضرت انسؓ کو آپؐ کی غلامی میں پیش کر دیا اور حضرت انس خادمِ رسول کے لقب سے مشہور ہو گئے اور آپ اس لقب پر بڑا فخر کیا کرتے تھے۔آپ قریباً نو سال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہے، گھر کے کام چھوٹے چھوٹے کام سرانجام دیا کرتے تھے۔حضرت انسؓ آپؐ کے حسن اخلاق کے متعلق فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے ایک بار آپ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا لیکن دِل میں میرے یہ تھا کہ ضرور جاؤں گا کیوں کہ حضور حکم دے رہے ہیں بہر حال میں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا اور ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔آنحضرتؐ تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑ لی میں نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا تو آپؐ ہنس رہے تھے۔آپؐ نے فرمایا۔انس! جس کام کی طرف میں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے۔میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہاں ابھی جاتا ہوں انس کہتے ہیں خدا کی قسم! میں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی مجھے علم نہیں کہ آپ نے کبھی فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا تو آپؐ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا)

آپؐ کا بچوں سے اسقدر محبت کا تعلق تھا جس کی گواہی خادمِ رسول حضرت انسؓ نے ان الفاظ میں دی۔آپؓ فرماتے ہیں۔میں نے آپؐ سے بڑھ کر بچوں کے ساتھ شفقت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی جلد اوّل صفحہ 330)

حضرت زیدؓ کے بیٹے حضرت اسامہؓ تھے جن کو حِب رسول کا لقب بھی ملا تھا اور آپ نے اس لقب کو اپنی انگوٹھی پر کندہ بھی کروایا ہوا تھا۔رسولِ کریم ﷺ کو اسامہ سے بے انتہا محبت تھی جس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اسامہؓ ہمارے دروازے کی دہلیز پر ٹھوکر کھا کر گر پڑے، چوٹ آئی، خون پھوٹ پڑا۔رسول اللہ ﷺ نے مجھے صاف کرنے کو فرمایا میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کراہت محسوس کی تو آپؐ نے انہیں بوسہ دیا اور خود اپنے ہاتھ سے خون صاف کیا اور فرمایا اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے عمدہ پوشاک و لباس پہناتا اور زیور سے آراستہ کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل جز سادس صفحہ نمبر 222)

حضرت اسامہ بن زیدؓ اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔آنحضرتؐ انہیں اور حضرت حسینؓ کو دونوں رانوں پر بٹھا لیتے تھے اور فرماتے۔"اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں" (الاستعاب جلد 1 صفحہ 170)

حضرت اسامہ ابھی بچے تھے کہ ایک دفعہ ان کی ناک بہہ رہی تھی حضرت عائشہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں صاف کر دیتی ہوں آپؐ نے فرمایا۔ اسامہ سے محبت کر کیوں کہ میں اس سے محبت والفت رکھتا ہوں۔

(بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسامہ)

غیر مسلم خادم بچے سے حسنِ سلوک: آپؐ کا حسن سلوک صرف مسلمان بچوں کے لئے نہ تھا بلکہ آپؐ کا حسن سلوک ان بچوں کے ساتھ بھی تھا جو کہ غیر مسلم تھے چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک یہودی لڑکا آپؐ کا خادم تھا۔ وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی۔ اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس کے والد نے کہا کہ ابوالقاسم (رسول اللہ ﷺ کی کنیت تھی) کی اطاعت کرو چنانچہ اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور جب وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرما رہے تھے۔ الحمدللہ خدا نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی)

مشرکین کے بچوں سے شفقت کی تعلیم: آپؐ مسلمان بچوں یا اہل کتاب عیسائی بچوں سے ہی شفقت کا سلوک نہ کرتے تھے بلکہ مشرکین کے بچوں کا بھی کس قدر خیال آپ کے دل میں تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے خوب لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت حسن بن اسودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ کے موقع پر مقتولین میں کچھ بچوں کی نعشیں بھی پائی گئیں۔

حضورؐ کو جب پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جنہوں نے جنگ جو مردوں کے ساتھ معصوم بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مشرکوں کے بچے ہی تو تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ آج تم میں سے جو بہترین لوگ ہیں وہ بھی کل مشرکوں کے ہی بچے تو تھے یاد رکھو جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کی یہ کیفیت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک وہ بولنا سیکھتا ہے اس کے بعد اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 24 بیروت)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت نبی کریمؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور ان لوگوں کو ہدایت دے جو خود کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بچوں پر ظلم کرتے ہیں۔ آمین

قرآن کریم

اے مومنو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات سنو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کیلئے پکارے۔

(سورۃ الانفال آیت 25)

آئینہ عالم

ابن صدیق کے قلم سے

یورپ کے عیسائیوں نے ارض مقدس یعنی فلسطین کی سرزمین کو مسلمانوں سے چھڑوانے کے لیے جو جنگیں کیں انھیں صلیبی جنگیں کہا جاتا ہے۔نام سے ظاہر ہے کہ یورپ کے عیسائیوں کو بتایا جاتا تھا کہ یہ جنگیں مقدس ہیں۔چھوٹی بڑی مہمات پر مشتمل یہ جنگیں دو سو سال تک جاری رہیں۔ان کا آغاز 1092ء سے ہوتا ہے اور 1303ء تک یہ سلسلہ وقفوں سے جاری رہا۔ان کا مقصد یروشلم اور اس کے اردگرد کا علاقہ پر قبضہ کرنا تھا۔پوپ اربن دوئم نے 1095ء میں یورپ میں سے ایک فوج تیار کرنے کی درخواست کی جو ارض مقدس کو مسلمانوں کے قبضے سے چھڑائے۔عام لوگوں کو یہ بتا کر جنگ کے لیے تیار کیا گیا کہ مسلمان لوٹ مار کرتے ہیں اور گرجوں کو تباہ کر رہے ہیں۔صلیبی جنگوں کے اس عرصہ کے دوران عیسائیوں نے ایک مرتبہ 1099ء میں یروشلم پر قبضہ کیا جو 1187ء تک رہا جب صلاح الدین ایوبی کی سپہ سالاری میں مسلمانوں نے دوبارہ یروشلم کو فتح کر لیا۔مذہب کے نام پر لڑی جانے والی ان جنگوں میں سے ایک عجیب جنگ 1212ء میں لڑی گئی تھی۔یہ جنگ بچوں کی صلیبی جنگ کہلاتی ہے۔جس کے لیے پچاس ہزار بچے یورپ سے یروشلم کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ان میں سے ایک گروپ فرانس سے تھا اور دوسرا جرمنی سے تعلق رکھتا تھا۔ان میں سے متعدد بچے راستے میں ہی مر گئے۔اور بہت سے شمالی افریقہ میں غلام بنا کر بیچ دیئے گئے۔

ان جنگوں کے دوران عیسائیوں نے بالعموم مسلمانوں کی جو حالت دیکھی وہ اس سے بالکل مختلف تھی جسکی تصویر کشی یورپ میں کی جاتی تھی۔مسلمانوں کی تہذیب وتمدن اور اخلاق نے انہیں متاثر کیا۔انھوں نے یہ دیکھا کہ مسلمان اپنے سرداروں کی عزت کرتے تھے۔ان کا صفائی کا معیار بہت بہتر تھا۔قلعوں کی تعمیر میں انھیں خاص ملکہ حاصل تھا۔اسی طرح وہ انکے دیگر بہت سے خیالات و افکار سے متاثر ہوئے۔اور بہت کچھ جو انہوں نے دیکھا اور سیکھا تھا وہ اپنے ساتھ یورپ لے کر گئے۔ان میں سے ایک اہم شعبہ زندگی علم طب بھی تھا۔یورپ میں بہت قدیم طریقہ ہائے طب مروج تھے۔مثلاً وہ گینگرین زدہ ٹانگوں کو کاٹ دیتے تھے، زخموں کو ابلتے ہوئے تیل سے جلاتے تھے۔توہمات کا شکار تھے۔جن نکالنے کیلئے پیشانی پر چاقو کی دھار سے صلیب کا نشان کندہ کرتے تھے وغیرہ۔صلیبی جنگوں میں حصہ لینے والے جب ارض مقدس میں آئے تو انھیں یہ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا طریق علاج بہت مختلف اور آسان ہے۔وہ علاج کرنے اور زخموں کو مندمل کرنے کے لیے آکو پنکچر سے کام لیتے تھے یا دواء مثلاً مرہم استعمال کرتے تھے۔سوجن وغیرہ کو ٹھیک کرنے کیلئے وہ پلستر تجویز کیا کرتے تھے۔معدے کے امراض میں شفاء بخش غذائیں استعمال کرواتے تھے۔مسلمان طبیب ارض مقدس میں پائے جانے والے عام امراض کو بہت بہتر طور پر سمجھتے تھے۔صلیبی جنگوں میں حصہ لینے والے یورپ کے لوگوں کے لیے یہ بات بھی عجیب تھی کہ مسلمان علاج معالجہ کے سلسلے میں ہر ایک سے برابری کا سلوک کرتے ہیں۔وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ مسلمان طبیب بہت سے ایسے لوگوں کی جانیں بچاتے ہیں جو وہاں خود مسلمانوں کے خلاف لڑنے آئے ہیں۔یہ بات عیسائیوں کیلئے حیرت انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے دلوں میں مسلمانوں کیلئے شکر گزاری کے جذبات بھی پیدا کرتی تھی۔یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلمانوں کے ان اعلیٰ اخلاق اور ان کی علمی ترقی کا اصل باعث قرآن کریم کی تعلیم پر دل وجان سے عمل پیرا ہونا تھا۔

تحریک جدید

مکرم عبدالسلام اسلام صاحب

تجلی عاشقاں عرش بریں سے یہ نوید آئی　　میری رحمت کو دیکھو بن کے تحریک جدید آئی
یہ کیوں پہنچائے نہ پیغام حق پورب میں پچھم میں　　لئے ماتھے پہ جب توحید کا نجم سعید آئی
خدا کے دین کی لاریب تشہیر مسلسل ہے　　اگر پیہم عمل ہے تو یہ تکبیر مسلسل ہے

جو باندھے گی جہاں سارا یہ وہ زنجیر الفت ہے　　محبت کا اگر ہے نقش تو تصویر الفت ہے
سنہری کارنامہ ہے یہ عالمگیر وحدت کا　　اڑی ظلمت کدورت کی کہ یہ تنویر الفت ہے
سفیر عرش کی پُر درد سی آواز ہے گویا　　جسے انگشت حق ہے چھیڑتی وہ ساز ہے گویا

دلوں کی سلطنت کو پے بہ پے تسخیر کرتی ہے　　یہ خواب حضرت محمود کی تعبیر کرتی ہے
جو سنتا ہے وہ ہو جاتا ہے گرویدہ صداقت کا　　دلیل اس کی دلوں پر اس طرح تاثیر کرتی ہے
یہ تصویر جہاں میں شانتی کا رنگ بھر دے گی　　یہ رنگ ونسل کو لاریب ملیا میٹ کر دے گی

یہ بالائے فلک ہے گرچہ آسماں بھی ہے　　زباں ہے یہ مسیحا کی خدا کی ترجماں بھی ہے
سوئے منزل یہ لے جاتی ہے خود پر چلنے والوں کو　　یہ راہ کامرانی کیوں نہ ہو جب کہکشاں بھی ہے
یہ وہ رہ جس پہ چل کر مشکلیں آسان ہوتی ہیں　　سفر یہ وہ کہ جس پر منزلیں قربان ہوتی ہیں

ایک ستارہ جوڈوب گیا

برادرم نصیر احمد انجم صاحب (مرحوم) کا ذکر خیر

مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب

اگست 1981ء کی بات ہے میٹرک کے بعد ہم جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے ربوہ آئے۔ دارالضیافت میں مختلف اضلاع سے آنے والے طلباء اکٹھے تھے جامعہ داخلے کے مختلف مراحل تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ پاس کر کے ہم جامعہ میں داخلہ لینے میں کامیاب ہوئے۔ دارالضیافت میں گنتی کے یہ چند دن اکٹھے رہنے کا موقع ملا کچھ صورتیں شناسا ہوگئیں کچھ سے رسمی راہ و رسم بنا اور بعض چہرے اپنے اپنے لگنے لگے۔ ان میں سے ایک چہرہ برادرم نصیر احمد انجم صاحب کا تھا۔ دبلا پتلا جسم، پینٹ شرٹ پہنے، بجیلا نوجوان تمام مراحل میں نمایاں تھا۔ خاکسار کے برادر اکبر مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مجھے ربوہ لے کر آئے تھے۔ داخلے کے تمام مراحل طے ہونے تک وہ ہمارے ساتھ رہے ان کی بینائی اگرچہ بچپن سے کمزور رہے مگر نور بصیرت خدا نے خوب بخشا ہے۔ مردم شناسی میں وہ حیران کن حد تک بڑھے ہوئے ہیں۔ دارالضیافت میں قیام کے ان ایام میں ایک دن وہ مجھے کہنے لگے۔ ”شبیر جہاں تک میں نے دیکھا ہے جتنے انٹرویو کے لئے لڑکے آئے ہوئے ہیں سوائے اس دبلے پتلے پینٹ والے لڑکے کے کوئی تم سے آگے نہیں نکلے گا“

اسے پیشگوئی تو نہیں کہا جا سکتا مگر ان کے نور بصیرت کو داد دینی پڑتی ہے جامعہ کے سات سال میں برادرم نصیر احمد انجم صاحب ہماری کلاس میں ہمیشہ اول رہے، کلاس میں دوسری پوزیشن برادرم عبدالاوّل لیتے رہے ہیں جو بنگلہ دیش سے آئے تھے وہ اس وقت انٹرویو دینے والے اس گروپ میں شامل نہ تھے اس لئے ان کو نکال کر دیگر پاکستانی طلباء میں خاکسار ہمیشہ سیکنڈ پوزیشن پر رہا اور بھائی محمد حسین صاحب کی وہ بات بھی پوری ہوئی اور نصیر احمد انجم صاحب کی قابلیت بھی ثابت ہوتی رہی۔ خاکسار کا تعلق نصیر احمد انجم صاحب سے 1981ء سے 12رجولائی 2014ء ان کی وفات تک مسلسل رہا۔ ہم کلاس فیلو بھی رہے، ہوسٹل میں روم میٹ بھی رہے اور دوستی کا ایسا تعلق کہ کبھی اس میں رخنہ نہیں آیا۔ پوزیشن لینے والے طلباء میں بسا اوقات مسابقت ایک ایسی دوڑ میں بدل جاتی ہے جو حسد اور جلن پر منتج ہوتی ہے مگر ہمارے درمیان اس نحوست نے کبھی راہ نہیں پائی۔ وہ صرف پڑھائی میں ہی اول نہ آتے تھے بلکہ کیا تقریر کیا تحریر ہر مقابلہ میں وہ اعلیٰ پوزیشن لیتے تھے اور شاندار تعلیمی کیریئر کے ساتھ ساتھ کھیل کے میدان کے بھی شاہسوار تھے طبیعت مرنجاں مرنج تھی۔ اپنے لطیفوں اور چٹکلوں سے محفل کو کشت زعفران بنا دیتے تھے۔ مطالعہ کا ان کو بہت شوق تھا غیر نصابی کتب بکثرت مطالعہ میں رہتی تھیں ان کی کتاب دوستی نے

مجھے بھی مطالعہ کی ترغیب دی اور متعدد کتب جو اردو ادب، ناول، اشعار وغیرہ کی ان کے مطالعے میں رہتیں خاکسار بھی ان سے لیکر پڑھتا تھا مجھے یاد ہے زمانہ طالبعلمی کے ان ایام میں ہم اردو ادب کی بعض کتب ایک دوسرے سے لے کر پڑھتے تھے اور ان کتب میں استعمال ہونے والے محاورے اور نئے الفاظ اپنی گفتگو میں استعمال کرتے تھے۔ ایک دن ٹک شاپ سے آتے ہوئے ہم دونوں بعض ثقیل الفاظ او رمحاوروں کا بے محابا استعمال کرتے خوش گپیاں کرتے آ رہے تھے۔ سینئر کلاس کے بعض طلباء نے ہماری گفتگو سنی تو حیرت سے ہمارے منہ تکنے لگے کہ مقفع مسجع جملے بے دھڑک بولتے جا رہے ہیں۔ ہم جب روم میٹ تھے ہم میں سے جو کوئی چھٹی پر اپنے گھر جاتا واپس آ کر اس سفر کی پوری روداد سناتا اور ہماری یہ شیئرنگ آخر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ خاکسار اپنے گاؤں سے واپس آیا۔ ناصر ہوسٹل کے گیٹ پر کئی طلباء سے ملاقات ہوئی نصیر انجم صاحب بھی وہیں گیٹ پر ملے اور میرے ساتھ ہی کمرے میں آ گئے اور مجھے کہنے لگے تم دوران سفر سگریٹ پیتے رہے ہو۔ میں نے کہا نہیں ہرگز نہیں کہنے لگے تمہارے کپڑوں سے سگریٹ کی بو آ رہی ہے۔ میں نے بتایا کہ سرگودھا سے ربوہ تک میں جس بس پر سوار تھا۔ اس میں میری دونوں طرف والے مسافر مسلسل سگریٹ پی رہے تھے ان کے دھوئیں کی بو میرے کپڑوں میں ہو گی وہ فوراً سمجھ گئے مگر مجھے یہ تشویش ہوئی کہ انہوں نے تو بے تکلفی میں مجھ سے پوچھ بھی لیا اور میری وضاحت فوراً قبول بھی کر لی مگر ان طلباء نے جو گیٹ پر مجھے ملے تھے میرے متعلق کیا تاثر قائم کیا ہو گا اس سے جہاں ان کے حسن ظن اور دوست پر اعتماد کا پتہ چلتا ہے۔ ان کی سمجھداری بھی عیاں ہوتی ہے کہ یہ بات انہوں نے مجھ سے سب کے سامنے نہیں پوچھی کہ میں شرمندہ نہ ہو جاؤں۔

برادرم نصیر انجم صاحب میں بناوٹ اور تکبر کا شائبہ تک نہ تھا باوجود اتنی قابلیت اور بڑی بڑی کامیابیوں کے ان کے رویے اور انداز میں کبھی فرق نہیں پڑا وہ طلباء کی مجلس علمی کے رئیس بھی بنے ان کے اس عرصہ میں ایک سہ روزہ سیمینار ہوا جس میں وہ سٹیج سیکرٹری تھے۔ سیمینار میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سیرت پر تین تقاریر ہوئیں خاندان حضرت اقدسؑ کے بزرگ افراد حضور کے صاحبزادے و دیگر معززین تشریف لائے۔ اس انتہائی اہم پروگرام میں نصیر انجم کی اپنی بھی تقریر تھی۔ سٹیج سے پروگرام کا جب بھی اعلان کرتے اپنا نام لئے بغیر صرف اس قدر اس تقریر کا ذکر کرتے کہ فلاں موضوع پر بھی ایک تقریر ہو گی اور سامعین کو اس وقت اس مقرر کا علم ہوا جب وہ سٹیج پر تقریر کرنے آیا کہ وہ خود نصیر انجم صاحب ہی تھے۔ ان کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ ان کا تعلق اور دوستی ہر طبقے سے تھی کوئی گروپ یا طبقہ ایسا نہیں تھا جس سے ان کی نہ بنتی ہو یا جو انہیں ناپسندیدہ شخصیت سمجھ کر ان سے احتراز کرتا ہو بلکہ ہر طبقہ میں وہ یکساں مقبول اور ہر دل عزیز تھے۔ ہماری کلاس کے وہ سیکرٹری بھی رہے ہم درجہ خامسہ میں تھے کہ استاذی المکرّم سید میر محمود احمد ناصر صاحب جو اس وقت جامعہ کے پرنسپل تھے انہوں نے خاکسار کو کلاس سیکرٹری بنا دیا اس عرصہ میں ہماری کلاس کو ہائیکنگ پر جانے کی اجازت محترم میر صاحب نے اس شرط پر دی کہ میں ترجمہ قرآن کا امتحان لوں گا اگر سب پاس ہو گئے بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے یہ شرط تھی کہ 90 فیصد سے زیادہ سب

نے نمبر لئے تو ہائیکنگ پر جانے کی اجازت ہوگی خیر شکر ہے ہمیں اجازت مل گئی ہم میر صاحب کے پاس گئے کہ ہمارے ساتھ کسی استاد کو نگران بنا کر بھجوائیں محترم میر صاحب نے خاکسار کے متعلق کہا یہی تمہارا نگران ہوگا چنانچہ پروگرام کے مطابق ہم ہائیکنگ پر روانہ ہوئے خاکسار نے مختلف شعبہ جات اپنے ساتھی طلباء میں تقسیم کئے مکرم نصیر احمد انجم صاحب کو شعبہ مال کا انچارج اور خزانچی بنایا سارے سفر میں انہوں نے اس ڈیوٹی کو پوری فرض شناسی سے ادا کیا۔اس سفر میں خاکسار نے مکرم نصیر انجم صاحب کی اطاعت اور تعاون کی روح کو دیکھا باوجودیکہ وہ مجھ سے زیادہ قابل تھے مگر ان کی اطاعت اور تعاون میں کوئی فرق نہیں پڑا نہایت بشاشت سے سارے کام کئے ہماری پہلی منزل ڈاڈر تھی رات وہاں قیام کیا ان ایام میں استاذی المکرم قریشی نورالحق تنویر صاحب قائم مقام پرنسپل تھے جو ہمارے عربی کے استاد بھی تھے ہم نے ڈاڈر سے عربی میں خط لکھا جس میں اپنے سفر اور خیریت سے پہلی منزل پر پہنچنے کے متعلق مکرم پرنسپل صاحب کو مطلع کیا یہ خط اگرچہ مشترکہ کوشش تھی مگر نصیر انجم صاحب کی لکھائی چونکہ بہت اچھی تھی اس لئے یہ خط انہوں نے تحریر کیا۔خاکسار تو اپنی کاپیوں پر بھی ان سے اپنا نام لکھوایا کرتا تھا۔جولائی 1988ء میں ہم جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں گئے۔خاکسار کی تقرری تر گڑی ضلع گوجرانوالہ میں اور نصیر انجم صاحب کی تقرری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی مگر خط و کتابت کے ذریعہ ہمارا مسلسل رابطہ رہا۔مجھے یاد ہے ہم دونوں نے اپنے ایک کلاس فیلو حافظ عطاء الکریم کو ان کی شادی پر مبارکباد کا خط اکٹھے بیٹھ کر لکھا اور ایک دوسرے کو وہ خط دکھایا حسن اتفاق سے میرے اس خط کا مضمون اور زبان زیادہ اچھی بن گئی جس کی نصیر انجم صاحب نے مجھے بہت داد دی جس سے ان کے وسعت ظرف حوصلہ افزائی اور خاکساری کا پتہ چلتا ہے۔ایک سال بعد خاکسار کا تبادلہ تر گڑی سے گوجرانوالہ شہر اور نصیر احمد انجم صاحب کا ٹوبہ ٹیک سنگھ سے گوجرہ ہوگئی۔ہمارا رابطہ مسلسل رہا قریباً دو سال میدان عمل میں خدمت کے بعد ہم دونوں کی جامعہ میں پڑھانے اور تخصص کرنے کے لئے منظوری ہوئی۔نصیر انجم صاحب کا موزانہ مذاہب میں اور خاکسار کا حدیث میں تخصص منظور ہوا اور ستمبر 1990ء سے ہم نے دوران تخصص جامعہ میں پڑھانا شروع کیا اس دوران دارالواقفین میں ہم دونوں ایک کمرے میں رہے اور رفاقت کا یہ سفر چلتا گیا ایک سال بعد ہماری شادیاں ہو گئیں۔نصیر انجم صاحب خاکسار کی شادی پر ہمارے گاؤں گئے بارات و ولیمہ میں شرکت کی چند دن بعد ان کی شادی میں مجھے شرکت کا موقعہ ملا اور یہ تعلق ہم دونوں سے بڑھتے بڑھتے فیملی تعلق میں بدل گیا۔چند سال کرائے کے مکانوں میں رہنے کے بعد جب ہمیں کوارٹرز الاٹ ہوئے تو ہم دونوں ہمسائے تھے۔بعد میں جب نئے کوارٹرز بنے تب بھی ہم ہمسائے رہے۔مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی عاملہ میں ہم دونوں کو اکٹھے خدمت کا موقعہ ملا۔اس دوران متعدد سفر اور دورے مل کر کئے نیز انصاراللہ کے تحت مجالس سوال و جواب کے لئے پاکستان کے متعدد اضلاع و مجالس کے دورے کئے نیز تحریک جدید کے تحت کئی سفروں میں نصیر انجم صاحب ہم سفر رہے وہ بہت اچھے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ مجالس سوال و جواب میں بڑی مہارت سے سوالوں کے جواب دیتے ان

کے جواب مدلل و مسکت ہوتے جن کا حاضرین پر گہرا اثر ہوتا۔ پکنک کے مختلف پروگراموں میں وہ مزاحیہ پروگراموں کے آرگنائزر ہوتے یا اس کمیٹی کے ممبر ہوتے جو لطائف کی نوک پلک ٹھیک کرنے اور ان کی تحسین و تزئین کا کام کرتی ہے۔ لطیفے اور شعر ان کو سننے بھی آتے تھے اور سنانے بھی۔ مجلس میں اگر کسی کے چٹکلے کا وہ نشانہ بن جاتے جس سے مجلس محظوظ ہوتی تو اس پر بُرا ماننے کی بجائے اس سے خود بھی لطف اندوز ہوتے۔ استاد اور طالب علم کے رشتہ میں جہاں احترام اور تقدس کا تعلق ہوتا ہے وہاں ایک اپنائیت اور کسی قدر بے تکلفی کا رنگ بھی پایا جاتا ہے۔ طلباء بسا اوقات اساتذہ کے مختلف فرضی بلکہ مزاحیہ نام رکھ لیا کرتے ہیں نصیر انجم صاحب بھی طلباء کی اس طبع آزمائی کا نشانہ بنتے مگر کبھی انہوں نے بُرا نہیں مانا۔ ہمارا رفاقت کا یہ سفر مسلسل رہا جو محبت دوستی، اپنائیت، خلوص، ایثار اور حقیقی بھائی چارے کا مظہر تھا۔ جوں جوں مصروفیات کے دائرے بڑھتے گئے باوجود ایک ادارے میں ہونے کے بسا اوقات کئی کئی دن ایک دوسرے سے مل بیٹھنے کا موقعہ نہ ملتا مگر ہفتہ دس دن بعد ایسی ضرور ملاقات ہوتی۔ ہمارے مخصوص تبصرے، شیئرنگ اور بہت ساری باتوں کا اشتراک ایک عجیب لطف دیتا اور سچی بات تو یہ ہے کہ بعض باتیں جب تک ہم دونوں آپس میں شیئر نہ کر لیتے ہمیں مزہ ہی نہیں آتا تھا۔

جس دن ان پر بیماری کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اس سے قبل شام بھی ہم کئی باتوں کو شیئر کرتے رہے۔ اس دن ویزوں کی باتیں ہوئیں کئی دلچسپ تبصرے ہوئے۔ ہنستے ہنستے ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے مگر یہ کسے معلوم تھا کہ یہ آج آخری ملاقات ہے۔ اگلے روز 9 جولائی 2014ء کو جامعہ میں رزلٹ میٹنگ تھی اس میں نصیر انجم صاحب نہیں آئے تھے کیونکہ عین اس میٹنگ سے چند منٹ پہلے انہیں برین ہیمرج ہوا اور تین دن وہ وینٹیلیٹر پر مصنوعی سانس لیتے لیتے 12 جولائی 2014ء کو اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ آخری سانس تک خدمت دین کرتے ہوئے جانے والا ہمارا بھائی ہمیشہ کے لئے ہم سے بچھڑ گیا خدا تعالیٰ ہر لحہ اس کے درجات بلند کرتا جائے اور اس کی ساری خدمات قبول فرمائے اور ان کی بہترین جزا اسے دے۔ آمین

خاکسار ان کی وفات کے چند دن بعد امریکہ اور پھر انگلستان کے سفر پر روانہ ہوا۔ بہت سارے دوستوں نے ان کی وفات پر تعزیت کی لندن میں استاذی المکرّم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری لندن آفس نے خاکسار سے تعزیت کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جس قدر دوست احباب نے نصیر انجم صاحب کی وفات پر تعزیتی خط لکھے انہوں نے کسی کی وفات پر اس کثرت سے خطوط کا سلسلہ نہیں دیکھا ان کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر فرمایا۔ جس میں ان کی خلافت سے محبت، وفا اور سلسلہ کا مخلص خادم ہونے کا ذکر فرمایا۔

بلاشبہ نصیر انجم دنیائے احمدیت کا ایک روشن ستارہ تھا جو ڈوب گیا۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا

مقابلہ حسن کارکردگی مجلس انصاراللہ پاکستان

مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب۔قائد عمومی

مقابلہ مابین المجالس: سال 2014ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر مجالس انصاراللہ پاکستان میں سے درج ذیل مجالس اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہی ہیں اور **ماڈل کالونی کراچی اوّل** اور علم انعامی کی حقدار ٹھہری ہے۔

دوم:	مجلس انصاراللہ دارالنور ضلع فیصل آباد	**سوم:**	مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن ضلع لاہور
چہارم:	مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد	**پنجم:**	مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن ضلع لاہور
ششم:	مجلس انصاراللہ ربوہ	**ہفتم:**	مجلس انصاراللہ گلشن پارک ضلع لاہور
ہشتم:	مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن ضلع لاہور	**نہم:**	مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی
دہم:	مجلس انصاراللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ ضلع لاہور		

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رپورٹ پیش ہونے پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے“

مقابلہ مابین الاضلاع: مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال **2014**ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے اضلاع میں سے درج ذیل اضلاع اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہے ہیں:

اوّل:	نظامت ضلع کراچی	**دوم:**	نظامت ضلع لاہور	**سوم:**	نظامت ضلع ساہیوال
چہارم:	نظامت ضلع حیدرآباد	**پنجم:**	نظامت ضلع حافظ آباد	**ششم:**	نظامت ضلع ننکانہ صاحب
ہفتم:	نظامت ضلع گوجرانوالہ	**ہشتم:**	نظامت ضلع اسلام آباد	**نہم:**	نظامت ضلع سانگھڑ
دہم:	نظامت ضلع نارووال				

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رپورٹ پیش ہونے پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے“

مقابلہ مابین العلاقہ: اسی طرح مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال **2014**ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے علاقہ میں سے درج ذیل علاقہ جات اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی چار پوزیشنوں پر رہے ہیں۔

اوّل: نظامت علاقہ لاہور۔ **دوم:** نظامت علاقہ گوجرانوالہ۔ **سوم:**۔ نظامت علاقہ فیصل آباد۔ **چہارم:** نظامت علاقہ سکھر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رپورٹ پیش ہونے پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے“

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات مجالس، اضلاع اور علاقہ جات کے لئے مبارک کرے اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

مجالس انصاراللہ کی مساعی

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات واجتماعات

14 دسمبر کو مجلس بشیر آباد ضلع کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر نے بطور نمائندہ شرکت کی۔مکرم امیر صاحب ضلع حیدر آباد بھی اجتماع میں شامل ہوئے۔ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔حاضری 242 رہی۔

ماہ جنوری میں مجلس انصاراللہ الطاف پارک لاہور کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔حاضری 27 رہی۔

9 جنوری نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام مانگٹ اونچا میں ڈائمنڈ جوبلی تربیتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم لئیق احمد عابد صاحب معاون صدر نے بطور مرکزی نمائندگان شرکت کی۔ حاضری 280 رہی۔

9 فروری کو ضلع شیخوپورہ کی نصف مجالس کا ریفریشر کورس شرقپور میں منعقد ہوا۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ نے ہدایات دیں۔حاضری 34 رہی۔

14،15 فروری کو مجلس صدر، بیت الحمد، ایوانِ توحید اور انور ضلع راولپنڈی میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ کے ہمراہ انصار سے رابطہ و تربیت کے سلسلہ میں دورہ کیا۔ان مقامات پر انصار کی مجموعی حاضری 64 رہی۔

16 فروری کو ضلع منڈی بہاؤالدین کی عاملہ ضلع اور مجلس شہر کے ممبران کے ساتھ میٹنگ منعقد ہوئی۔مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور دیگر چار قائدین نے شمولیت کی۔حاضری 24 رہی۔

15 فروری مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ غربی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم پروفیسر محمد سہیل احمد صاحب ناظم اعلیٰ منعقد ہوا۔حاضری 24 عہدیداران رہی۔

22 فروری مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ شرقی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم پروفیسر محمد سہیل احمد صاحب ناظم اعلیٰ منعقد ہوا۔ضلعی اراکین سمیت حاضری 38 رہی۔

27 فروری کو اسلام آباد عاملہ اور زعماء اعلیٰ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔حاضری 36 رہی۔

18 جنوری کو نظامت اعلیٰ علاقہ بہاولپور کے زیر اہتمام **مجلس 32 شرقی، چک 20 بستی شادی اور مجلس رحیم یار خان** میں مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ نے انصار سے رابطہ وتربیت کے سلسلہ میں دورے کیے۔مجموعی حاضری 45 رہی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالشکر جنوبی، دارالعلوم شرقی نور، دارالفتوح غربی اور مجلس مقامی نے تین میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 240 مریضوں کو ادویات دی گئیں، دوران ماہ شعبہ ایثار کے تحت 1463 افراد کو کھانا کھلایا گیا، 1484 بیماروں کی عیادت کی گئی اور 627 غرباء میں 241070 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔

ماہ فروری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ اور زیر انتظام محلہ جات کو دوران ماہ 11 میڈیکل کیمپس منعقد کرنے کی توفیق ملی جن میں دارالانوار، ناصر آباد جنوبی، فیکٹری ایریا سلام، دارالعلوم جنوبی احد، دارالعلوم شرقی نور، دارالشکر شمالی، جنوبی اور دارالفتوح غربی کے محلہ جات شامل ہیں اور مجموعی طور پر 856 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور نے میڈیکل کیمپ کے دوران 26 مریضوں کو ادویات دیں، میڈیکل کیمپ کے علاوہ بھی 31 مریضوں کا علاج کیا، امداد نادار مریضاں / بیوگان و یتامیٰ کی مد میں 13240 روپے، مد عطیات سیدنا بلال فنڈ میں 910 روپے دیئے، ڈائمنڈ جوبلی کے حوالے سے 20 مساکین کو کھانا کھلایا گیا اور 41 مریضوں کی عیادت کی گئی۔

18 جنوری مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں 144 مریضوں کو ادویات دی گئیں اسی طرح مورخہ یکم جنوری تا 31 جنوری فری ڈسپنسری کے ذریعہ روزانہ دو گھنٹے مریضوں کا معائنہ کر کے 146 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

31 جنوری مجلس انصاراللہ الطاف پارک لاہور نے 20 مسکینوں کو کھانا کھلایا۔

18 جنوری نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ میں 110 مریضوں کا علاج کیا گیا، 6 غرباء میں ایک من گندم کا آٹا، 2 جوڑے سوٹ سلے ہوئے اور ایک من دودھ دیا۔

مورخہ 2 اور 30 جنوری کو مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد نے تین میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 601 مریضوں کو ادویات دی گئیں اور امداد غرباء کے لئے 13525 روپے کی ادائیگی کی گئی۔

20 فروری مجلس کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام محلہ غازی آباد میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 66 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اس کے علاوہ تین غرباء کو ایک ماہ کا راشن، تین مستحقین کو ایک ایک جوڑا کپڑوں کا، 2 مستحقین کو نسخہ کے مطابق ادویات مالیت 2500 خرید کر دیں۔

وقار عمل

16 جنوری مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام وقار عمل کا پروگرام کیا گیا جس میں 41 انصار نے اپنے اپنے گھروں کے باہر وقار عمل کیا۔

25 جنوری مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور کے زیر اہتمام گھروں کے باہر انصار، خدام اور اطفال کا مجموعی وقار عمل ہوا۔ حاضری 139 رہی۔

13 فروری حلقہ دارالفتوح غربی ربوہ نے بعد فجر وقار عمل کیا جس میں آدھا گھنٹہ کام کیا گیا اور جگہ کو صاف اور ہموار کیا گیا۔ 12 انصار نے وقار عمل میں حصہ لیا۔

16رفروری مجلس انصاراللہ النور کراچی کے زیرِ اہتمام مثالی وقارِ عمل کیا گیا جس میں بیت النور اور اسکے اطراف کے فٹ پاتھ اور سڑک کی صفائی کی گئی۔18 انصار نے حصہ لیا۔

ذہانت وصحت جسمانی

16رجنوری مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیرِ اہتمام واک کا پروگرام کیا گیا جس میں 41 انصار نے حصہ لیا۔

18رجنوری مجلس انصاراللہ چناب ٹاؤن لاہور کے زیرِ اہتمام پکنک کا پروگرام ہوا جس میں 12 انصار نے شرکت کی۔

یکم مارچ نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع لاہور نے نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع قصور کے ساتھ مل کر نور پور نہر پر **پکنک** کا پروگرام منایا۔ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔حاضری 53 رہی۔

27رفروری مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ غربی کے زیرِ اہتمام **پکنک** کا پروگرام منعقد ہوا۔مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ کروایا گیا۔ حاضری 8 انصار رہی۔

یکم مارچ نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع کراچی کے زیرِ اہتمام بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا انعقاد ہوا۔جن میں 16 مجالس کے 28 انصار نے حصہ لیا۔

مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی دوم 2015ء بعنوان

”خلافت سے وابستگی اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں“

دوسری سہ ماہی میں مضمون کا عنوان **”خلافت سے وابستگی اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں“** ہے۔اس مضمون کو مرکز جمع کروانے کی آخری تاریخ 15رجون 2015ء ہے۔الفاظ کی تعداد 3000 تا 4000 ہوگی۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

نتائج سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی 2014ء

”خلافت خامسہ کے دس سال 2003 تا 2013ء“

- اوّل: مکرم مجید احمد بشیر صاحب
- دوم: مکرم عبدالسلام ارشد صاحب
- سوم: مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب

اگلی دس پوزیشنز

1۔مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب
2۔مکرم محمد ایوب قمر صاحب
3۔مکرم محمد افتخار احمد چوہدری صاحب
4۔مکرم عبدالستار صاحب
5۔مکرم محمد حسین صاحب
6۔مکرم عزیز احمد صاحب
7۔مکرم بشیر احمد شاہد صاحب
8۔مکرم راجہ سعید احمد صاحب
9۔مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب
10۔مکرم میاں مجیب الرحمٰن حمید صاحب

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

جماعت کے ساتھ نماز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول (اللہ آپ سے راضی ہو) نے فرمایا:

''انسان اکیلی نماز زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے۔ پس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جو خدا نے ہم کو دی ہے مگر اس انعام میں ان الفاظ کو بھی یاد رکھو کہ ''دین کو دنیا پر مقدم کروں گا'' بڑی ذمہ واری کا وعدہ ہے۔ یہ وعدہ کسی عام انسان کے ہاتھ پر نہیں بلکہ امام کے ہاتھ پر۔ نہیں! نہیں!! بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کر کے خلاف کرنے والا منافق مرتا ہے۔ پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے اور بڑے حزم واحتیاط کی ضرورت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کر کے مومن اس بات کو سوچے کہ ایک وقت آتا ہے و اتقوا یوماً۔ ایک وقت آتا ہے کوئی دوست، آشنا، اپنا، بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بھی اس کی بیماری کو نہیں بٹا سکتے۔ یہ نمونہ اس بات کا ہے کہ یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سفارش اور جرمانہ کام نہیں آتا۔ اس لئے اس دن کے لئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کر کے محبت الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو اور اپنے وعدوں پر لحاظ کرو کہ ''دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔'' رنج و راحت، عسر یسر میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے''

(خطبات نور صفحہ 12-13)

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf
Monthly
ANSARULLAH
Regd #: FR - 8
ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
April 2015 / Jamadi ul Sani - Rajab 1436 / Shahadat 1394

جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں۔کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں۔اس کی عادت بھی بچوں کو ڈالنی چاہئے اوراس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے۔اگر وہ خود نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے۔نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 20)